Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian
www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 16

شرح چندہ
سالانہ 500 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
45 پاؤنڈ یا 70 ڈالر
امریکن
70 کینیڈین ڈالر
یا 50 یورو

7 جمادی الثانی 1434 ہجری قمری 18 شہادت 1392 ہش 18 / اپریل 2013ء

ارشاد مہدی علیہ السلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’سچے مذہب کی یہی نشانی ہے کہ اس مذہب کی تعلیم سے ایسے راستباز پیدا ہوتے ہیں جو محدّث کے درجہ تک پہنچ جائیں جن سے خدا تعالیٰ آمنے سامنے کلام کرے۔‘‘

(ملفوظات حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام جلد اوّل صفحہ ۳۹۲۔۳۹۳)

غضِ بصر جنسی بے راہ روی اور پردہ کے متعلق اسلامی تعلیمات

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا یَصۡنَعُوۡنَ ○ وَقُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِہِنَّ وَیَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَہُنَّ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَلۡیَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِہِنَّ عَلٰی جُیُوۡبِہِنَّ ۪ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اٰبَآئِہِنَّ اَوۡ اٰبَآءِ بُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اَبۡنَآئِہِنَّ اَوۡ اَبۡنَآءِ بُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اِخۡوَانِہِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اِخۡوَانِہِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اَخَوٰتِہِنَّ اَوۡ نِسَآئِہِنَّ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُنَّ اَوِ التّٰبِعِیۡنَ غَیۡرِ اُولِی الۡاِرۡبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یَظۡہَرُوۡا عَلٰی عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِہِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِہِنَّ ؕ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ جَمِیۡعًا اَیُّہَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ۔

(النور: ۳۱۔۳۲)

ترجمہ: تو مومنوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں، یہ اُن کیلئے بہت پاکیزگی کا موجب ہوگا۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اس سے اچھی طرح خبردار ہے۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس (زینت) کے جو آپ ہی آپ بے اختیار ظاہر ہوتی ہو۔ اور اپنی اوڑھنیوں کو اپنے سینہ پر سے گذار کر اور اس کو ڈھانک کر پہنا کریں، اور وہ صرف اپنے خاوندوں، یا اپنے باپوں، یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں، یا اپنی (ہم کفو) عورتوں، یا جن کے مالک ان کے داہنے ہاتھ ہوئے ہیں۔ یا ایسے ماتحت مردوں پر جو ابھی جوان نہیں ہوئے، یا ایسے بچوں پر جن کو ابھی عورتوں کے خاص تعلقات کا علم حاصل نہیں ہوا، اپنی زینت ظاہر کریں (ان کے سوا کسی پر ظاہر نہ کریں) اور اپنے پاؤں (زور سے زمین پر) اس لئے نہ مارا کریں کہ وہ چیز ظاہر ہو جائے جس کو وہ اپنی زینت سے چھپا رہی ہیں، اور اے مومنو! سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنۡ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: أَلَا لَا یَبِیۡتَنَّ رَجُلٌ عِنۡدَ امۡرَأَۃٍ ثَیِّبٍ إِلَّا أَنۡ یَّکُوۡنَ نَاکِحًا أَوۡ ذَا مَحۡرَمٍ۔

(مسلم کتاب السلام باب تحرم الخلوۃ بالاجنبیۃ)

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: انسان کسی اجنبی عورت کے پاس اکیلا رات نہ بسر کرے سوائے اس کے کہ اس نے اس سے نکاح کیا ہو یا وہ محرم رشتہ دار ہو۔

عَنۡ عُقۡبَۃَ بۡنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِیَّاکُمۡ وَالدُّخُوۡلَ عَلَی النِّسَآءِ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الۡاَنۡصَارِ: یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ أَفَرَأَیۡتَ الۡحَمۡوَ قَالَ: اَلۡحَمۡوُ الۡمَوۡتُ۔ (مسلم کتاب الاسلام باب ایضاً)

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تمہیں اجنبی اور پردہ دار عورتوں کے پاس جانے سے بچنا چاہیئے۔ ایک انصاری نے عرض کیا۔ حضورؐ! دیور کے بارے میں کیا ارشاد ہے۔ حضورؐ نے فرمایا دیور تو موت ہوتا ہے۔ یعنی اس کا آنا بھی ناگزیر ہے لیکن احتیاط بھی ضروری ہے۔

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

’’اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدّنی امور کیلئے پڑے اُن کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے۔ وہ بیشک جائیں لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔

(الحکم جلد ۵ نمبر ۱۵ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۰۱ء صفحہ ۳)

’’شرعی پردہ یہ ہے کہ چادر کو حلقہ کے طور پر کر کے اپنے سر کے بالوں کو کچھ حصہ پیشانی اور زنخدان کے ساتھ بالکل ڈھانک لیں اور ہر ایک زینت کا مقام ڈھانک لیں، مثلاً مُنہ پر اردگرد اس طرح پر چادر ہو (اس جگہ انسان کے چہرہ کی شکل دکھا کر جن مقامات پر پردہ نہیں ہے اُن کو کھلا رکھ کر باقی پردہ کے نیچے دکھایا گیا ہے) اس قسم کے پردہ کو انگلستان کی عورتیں آسانی سے برداشت کر سکتی ہیں اور اس طرح پر سیر کرنے میں کچھ حرج نہیں آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔‘‘

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۴ نمبر ۱ صفحہ ۱۷ ماہ جنوری ۱۹۰۵)

122 واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 122 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 27-28 اور 29 دسمبر 2013ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ دسمبر 2012ء

ہیمبرگ (جرمنی) میں دسمبر ۲۰۱۲ کو واقفین و واقفات نو کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وقف نو کلاس کا انعقاد۔

✿ ’......کوشش کریں کہ واقفین نَو میں سے کم از کم بیس فیصد جامعہ میں جانے والے ہوں‘۔ ✿ ’......واقفین زندگی کی سب سے بڑی چیز وفا ہے‘۔

✿ ’......ہر واقف نَو یہ عہد کرے کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ وفا کرنی ہے۔کبھی اپنی پانچ نمازیں نہیں چھوڑنی‘۔

✿ ’......دین کا علم سیکھو اور دین کا علم قرآن کریم پڑھنے سے آتا ہے‘۔

✿ ’......پھر وفا کا تقاضا ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے ان سے ایک مضبوط تعلق پیدا کرو۔آپ کی کتابیں پڑھو‘۔

(واقفین و واقفات نَو کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم نصائح اور ہدایات۔واقفین نَو کی حضور انور کے ساتھ مجلس سوال و جواب)

امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورہ یورپ دسمبر ۲۰۱۲ کے موقع پر ۸ دسمبر بروز ہفتہ ۵ بجکر ۴۰ منٹ پر واقفین نو کی کلاس لی بعدہ ۷ بجکر ۱۰ منٹ پر واقفات نو کی کلاس لی۔ان دونوں کلاسوں میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے واقفین و واقفات کو جو نصائح و ہدایات فرمائیں وہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن بتاریخ ۱۸ اور ۲۵ جنوری ۲۰۱۳ کے شکریہ کے ساتھ قارئین بدر کیلئے پیش ہیں۔(مدیر)

ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کلاس واقفین نو

8 دسمبر 2012ء ہیمبرگ جرمنی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پروگرام تو بڑا اچھا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ سمجھ کم لوگوں کو ہی آئی ہوگی کیونکہ اُردو میں سمجھ نہیں آتی۔پہلی بات تو یہ کہ جو تلاوت کی گئی ہے اس میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی مثال بچپن کی دی گئی کہ انہوں نے اپنے ابّا یعنی باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ کہا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میری قربانی کرو اسی طرح کردو۔اب یہ قربانی کا جذبہ ہر بچے میں اس وقت پیدا ہوسکتا ہے جب آپ لوگ کچھ تھوڑی سی تاریخ سے بھی واقفیت رکھیں اور تاریخ پڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ: کن کن بچوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی کہانی پڑھی ہے۔اس پر بچوں نے ہاتھ کھڑے کئے تو حضور انور نے فرمایا۔ چار پانچ نے پڑھی ہے تو پتہ کیا لگے گا۔ بہرحال پہلی بات تو یہ ہے کہ اس وقت وقف نَو کے لئے مرکزی طور پر مَیں نے ’’اسماعیل‘‘ نام سے رسالہ شروع کروایا ہے اور اس کا اسماعیل نام اسی وجہ سے رکھا ہے۔اب تو اس کا تیسرا ایڈیشن بھی آرہا ہے۔وہ رسالہ یہاں آنا چاہئے اور اس کے مضامین منگوا کر یہاں بھی شائع کرنا چاہئیں۔آدھا حصہ جرمن زبان میں اور باقی حصہ اُردو زبان میں شائع ہوتا کہ اِن بچوں کو بھی پتہ لگے کہ واقفین نو کی کیا اہمیت ہے۔یہ رسالہ صرف U.K کے لئے نہیں بلکہ مَیں نے کہا ہے کہ ساری دنیا کو بھیجا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ جو سارا آج پروگرام تھا پہلے تو قرآن کریم کی تلاوت تھی اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانیوں کا ذکر ہے خاص طور پہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کا ذکر ہے۔پھر حدیث پیش ہوئی جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا حال تو یہ ہے جس طرح ایک انسان ایک مسافر پیدل جا رہا ہو سفر کر رہا ہو۔آج کل تو سفر کے بہت ذریعے ہیں کار میں بیٹھ جاتے ہو جہاز میں بیٹھ جاتے ہو،ٹرین پر بیٹھ جاتے ہو پرانے زمانے میں یا گھوڑوں پر سفر کرتے تھے یا اونٹوں پر سفر کرتے تھے اور وہ بھی ریگستان میں دور دور تک درخت کوئی نہیں ہوتا تھا۔عربوں کی یہی مثال دی ہے کہیں درخت نظر آجاتا تھا سایہ ہوتا تھا تو وہاں سفر کرتے کرتے اس سائے میں بیٹھ کے ستا لیتے تھے۔تمہارے یہاں سردیاں ہوں برف پڑ رہی ہو تو ہیٹنگ آن کر لیتے ہو۔گرمیاں آئیں تو ایئر کنڈیشن آن ہو جاتے ہیں پنکھے چل جاتے ہیں لیکن اس زمانہ میں پنکھے نہ تھے تو اُس زمانہ کی مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ دیکھو تم سفر کر رہے ہو دھوپ تیز ہو Desert (صحراء) ہو ریت کی گرمی ہو اور تم تھکے ہوئے ہو تو جب کوئی درخت نظر آتا ہے تو اس کے سائے کے نیچے تھوڑا سا آرام کرتے ہو پھر چل پڑتے ہو۔تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری زندگی تو ایسے ہے میں تو دنیا کی جو چیزیں ہیں دنیا کے آرام اور آسائشیں ہیں سہولتیں ہیں ان سے میرا کوئی تعلق نہیں اس لئے مَیں تو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے دنیا میں آیا ہوں۔انسان کو محبت و پیار سکھانے کے لئے دنیا میں آیا ہوں اور یہ میرا مسلسل سفر ہے۔رات کو سوتا ہوں آرام کرتا ہوں دوپہر کو بیٹھتا ہوں تو یہ اسی طرح ہے جس طرح ایک مسافر چلتے چلتے تھوڑی دیر درخت کے نیچے آرام کرے اور پھر آگے روانہ ہو جائے۔

حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو یہ چیزیں ذہن میں رکھنی چاہئیں اور جب یہ چیزیں یاد آئیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اپنی جان کو لوگوں کی ہدایت کے لئے ہلکان کیا۔اللہ تعالیٰ کہتا ہے ہلاک نہ کر اپنی جان کو کہ یہ ایمان نہیں لاتے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی حالت ہوگئی تھی اور آپ کی یہ خواہش تھی کہ ساری دنیا اللہ تعالیٰ کو ماننے والی ہوجائے۔عبادت کرنے والی ہوجائے نمازیں پڑھنے والی ہوجائے بتوں کو چھوڑ دے تو اس کی خاطر بے چین ہوتے تھے دعائیں کرتے تھے اور کوشش کرتے تھے۔اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ کسی کو ہدایت دینا میرا کام ہے،تمہارا کام صرف تبلیغ کرنا ہے۔ہاں بے شک تبلیغ کرو لیکن اتنی بھی فکر نہ کرو کہ اپنے آپ کو ہلاک کرلو،مار ہی لو کہ یہ کیوں مسلمان نہیں ہوتے۔

حضور انور نے فرمایا: تو یہ اب واقفین زندگی کا بھی کام ہے۔تمہاری خاص پرسنٹیج (Percentage) ایسے لوگوں کی ہونی چاہئے جو جامعہ میں جانے والے ہوں مبلغین بھی بنیں۔ایک تو عمومی طور پہ واقفین زندگی ہیں واقفین نَو ہیں جس میں سے انجینئر بھی بن رہے ہیں ڈاکٹر بھی بن رہے ہیں،لائرز بھی بن رہے ہیں لیکن کچھ لوگ جامعہ میں جانے والے ہونے چاہئیں۔اب آہستہ آہستہ جامعہ میں جانے والوں کی تعداد کم ہو رہی ہے جب کہ مبلغین کی ہمیں زیادہ سے زیادہ تعداد چاہئے۔جرمنی میں کتنے شہر ہیں؟ کتنے قصبے ہیں؟ ہزاروں میں ہوں گے۔ اب ہر جگہ ایک مبلغ بھیجنا ہو تو ہم نہیں بھیج سکتے ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس مبلغ ہیں ۔ ایک ریجن میں ایک مبلغ بیٹھا ہوتا ہے۔ہیمبرگ میں مبلغ ہیں تو سارے علاقے کو کور کر رہے ہیں حالانکہ یہاں سے مہدی آباد Nahe تک جاؤ تو تین شہر راستہ میں آجاتے ہیں۔ ہر جگہ ایک مربی بیٹھنا چاہئے مبلغ ہونا چاہئے اور صرف جرمنی نہیں ساری دنیا کا ہمارا میدان ہے۔کوشش کرو کم از کم 20 فیصد جو واقفین نَو میں وہ جامعہ میں جانے والے ہوں۔ اس طرح ڈاکٹر ہیں ان کی بھی ایک خاص پرسنٹیج ہونی چاہئے۔اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ تمہارے میں سے ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو دین کا علم حاصل کریں اور دین کا علم حاصل کر کے پھر اس کو اپنے علاقے میں پھیلائیں یا ویسے تبلیغ کریں۔تو یہ تبلیغ کا ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سپرد ہے۔اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔نہیں تو آٹھ دس لڑکے ہر سال جامعہ میں آتے ہیں تو فائدہ کوئی نہیں ہوگا۔

واقفین زندگی کی سب سے بڑی چیز وفا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر آگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اقتباس پڑھا گیا جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی اور وفاداری کی مثال دی گئی ہے کہ سب سے بڑی چیز وفاداری ہے۔قرآن کریم میں لکھا ہے۔اِبۡرٰہِیۡمَ الَّذِیۡ وَفّٰۤی۔ابراہیم وہ تھا جس نے وفا کی۔وفا کیا ہے؟ وفا یہ ہے کہ جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا کرو۔وفا یہ ہے کہ اب اس زمانے میں خدا تعالیٰ کا اتنا بڑا انعام ہے۔مَیں نے بتایا ہے کہ پرانے زمانے میں نہ کوئی سہولت تھی نہ کوئی پانی ہوتا تھا،نہ بجلی تھی۔نہ پنکھا تھا۔نہ ہیٹنگ تھی سردی ہے تو اس میں آگ جلانی پڑتی تھی لکڑیاں اکٹھی کر کے اگر وہ بھی مل جائیں اور گرمیاں ہوں تو جیسا بھی پانی ملے وہ بڑی نعمت لگا کرتی تھی۔آج کل اتنا سب کچھ ہے اللہ تعالیٰ سے وفاداری کا تقاضا ہے کہ ان نعمتوں کا بھی شکر ادا کرو۔اور سب سے زیادہ ہر احمدی کو ان نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہئے اور یہ وفاداری واقفین نو کی یہ ہے کہ ایک تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی کبھی نہ بھولیں۔پھر جس مقصد کے لئے ماں باپ نے وقف کیا ہے اس کو ہمیشہ یاد رکھیں۔اس دنیا میں رہتے ہوئے یہاں کی سہولتوں کو،آرام کو آسائش کو دیکھ کے بھول نہ جائیں کہ ہمارے کچھ اللہ تعالیٰ سے وعدے بھی ہیں ان کی وفا کرنی ہے۔ بلکہ ہر جو سہولت ملتی ہے، ہر آرام جو تم دیکھتے ہو، پڑھائی میں اگر اچھے ہو سکولوں میں پڑھ رہے ہو،تعلیم میں آگے جا رہے ہو۔اللہ تعالیٰ کا مزید شکر کرتے ہوئے دین کی طرف زیادہ لگاؤ ہونا چاہئے بجائے اس کے کہ دنیا کی طرف لگاؤ ہو۔ واقفین زندگی کی سب سے بڑی چیز وفا ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی مختلف خوابوں اور رؤیا کا ایمان افروز تذکرہ جن سے ان صحابہ کے خدا تعالیٰ سے تعلق اور خدا تعالیٰ کے ان کے ساتھ سلوک کا پتہ چلتا ہے۔ ان میں اور بھی بہت سی نصائح اور سبق ہیں۔

جماعت احمدیہ بنگلہ دیش نے ایک سٹیڈیم کرایہ پر لے کر جلسہ سالانہ کی تیاریاں مکمل کر لی تھیں کہ شرپسند مخالف علماء اور ان کے چیلوں چانٹوں نے حملہ کر کے تمام انتظامات کو درہم برہم کر کے سامان کو آگ لگا دی جس سے کروڑوں کا نقصان ہوا۔ اب یہ جلسہ جماعت کی اپنی جگہ پر ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن علماء کے شر اُن پر الٹا دے۔

بنگلہ دیش اور سیرالیون کے جلسہ سالانہ کے حوالہ سے دعا کی تحریک

عزیزم کریفہ کونڈے متعلم جامعہ احمدیہ سیرالیون، مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف (ڈسکہ کوٹ۔ پاکستان) اور مکرم عبدالغفار ڈار صاحب (راولپنڈی) کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 8/فروری 2013ء بمطابق 8/تبلیغ 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل مورخہ یکم مارچ ۲۰۱۳ء کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج بھی مَیں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مختلف خوابیں، رؤیا پیش کروں گا۔ خدا تعالیٰ کا ان کے ساتھ تعلق اور ان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق اور خدا تعالیٰ کا ان کے ساتھ سلوک کیا تھا۔ بلکہ بعض تو ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو اُن کو بتایا ان کے بیچ میں آج بھی ہمارے لئے بعض نصائح ہیں، سبق ہیں۔

حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحبؓ جن کی 1905ء کی بیعت تھی، فرماتے ہیں کہ ایک دن مَیں فاقہ کی حالت میں دن کے بارہ بجے لیٹا ہوا تھا کہ میری بیوی مجھے دبانے لگ گئی۔ اس حالت میں مجھے نیند آ گئی۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک عورت نیلے کپڑوں والی میرے گھر پر آئی ہے۔ ایک ہاتھ پر دودھ کا کٹورا بھرا ہوا رکھے ہوئے آئی ہے اور آ کر اُس نے مجھے دیا اور کہا کہ میاں جی! مَیں یہ دودھ آپ کے واسطے لائی ہوں، آپ اس کو پی لیں۔ جب اس کو پینے لگا تو عورت نے کہا کہ اس میں شکر ڈالی ہوئی ہے، آپ اس کو ملا لیں۔ جب مَیں دودھ میں شکر ملانے لگا (خواب میں) تو کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی۔ (جاگ آ گئی)۔ میری بیوی جو میرے جسم کو دبا رہی تھی، کہنے لگی، کیا آپ ڈر گئے ہیں؟ مَیں نے کہا۔ ڈرا نہیں، ایک خواب دیکھا ہے اور وہ خواب مَیں نے اپنی بیوی کو سنا دیا۔ اور مَیں پھر بھول گیا۔ (ابھی تھوڑی دیر گزری تھی) پانچ منٹ گزرے تھے کہ اسی طرح نیلے کپڑے پہنے ہوئے ہاتھ پر دودھ کا کٹورا رکھے ہوئے ایک عورت میرے گھر پر آئی۔ وہ عورت میرے ایک شاگرد کی ماں تھی۔ آ کر اُس نے مجھے دودھ کا کٹورا دیا اور کہا کہ آپ اس کو پی لیں۔ جب مَیں پینے لگا تو اُس نے کہا کہ اس میں شکر ڈالی ہوئی ہے، آپ اس کو ملا لیں۔ میری بیوی اس واقعہ کو بغور دیکھ رہی تھی۔ مسکرا کر کہنے لگی، یہ تو آپ کا خواب ہے جو مجھے آپ پہلے سنا چکے ہیں، لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 363-362 روایات حضرت میاں محمد ظہور الدین صاحب ڈولیؓ)

تو بعض دفعہ اللہ تعالیٰ اس طرح بھی خوابوں کی اصل حالت میں تعبیر فرما دیتا ہے۔ ایک نیک شخص کے فاقہ کی حالت کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فوری انتظام فرمایا۔ خدا کو نہ ماننے والے بیشک یہ کہتے رہیں کہ اُس کو قدرتی خیال آ گیا اور وہ دودھ لے کے آ گئی، یہ اتفاقی حادثہ تھا۔ دونوں طرف جو اطلاع اللہ تعالیٰ پہلے خواب میں دے رہا ہے، یہ اتفاقی حادثہ نہیں ہو سکتا۔ یہی جو قدرت ہے، یہی تو خدا تعالیٰ ہے جس نے ایک عورت کے دل میں ایک نیک آدمی کی بھوک مٹانے کا خیال ڈالا اور فوری طور پر پھر اُس نے اُس کو پورا بھی کر دیا۔

حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ جن کا بیعت کا سن 1901ء ہے، بیان فرماتے ہیں کہ مَیں جبکہ ہائی سکول میں مدرس تھا تو ایک دن حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ سے جو اُس وقت ہیڈ ماسٹر تھے، کھیلوں کے معاملے میں جن کا مَیں انچارج تھا، کچھ اختلاف ہو گیا۔ اُسی رات مَیں نے تہجد میں دعا کی، اختلاف کی وجہ سے کہتے ہیں بڑا پریشان تھا۔ تو مجھے حریر پر لکھا ہوا دکھلایا گیا، ایک باریک کاغذ پر لکھا ہوا دکھلایا گیا کہ "No tournaments, No games"۔ اس کے بعد کہتے ہیں مَیں بیمار ہو کر ٹورنامنٹ میں شامل نہیں ہو سکا۔ نیز جو ٹورنامنٹ کے دن تھے ان میں متواتر شدید بارش ہو جانے کی وجہ سے گورداسپور ٹورنامنٹ کمیٹی نے ٹورنامنٹ بالکل بند کر دیا۔ ہمارے طلباء کو بہت خوشی ہوئی کہ ایک الہام پورا ہو گیا۔ کیونکہ انہوں نے، جو پلیئر تھے، کھلاڑی تھے اُن کو بھی بتا دیا تھا تو اُن کو یہ خوشی تھی کہ ہمارے ٹیچر کا الہام پورا ہو گیا۔ وہ اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوئے جب قادیان آئے تو اس الہام کی تمام تفصیل حضرت اقدس کے حضور پہنچی۔ اور مَیں نے لکھ کر مفصل عرض کیا۔ اس پر حضور نے مجھے لکھا۔ ”آپ کا الہام بڑی صفائی سے پورا ہوا۔ یہ آپ کی صفائی قلب کی علامت ہے۔“ اس طرح حضور خدام کے کشوف اور رؤیا پر اظہارِ خوشنودی فرماتے تھے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 11 صفحہ 313-312 روایات حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ)

حضرت شیخ عطا محمد صاحبؓ سابق پٹواری ونجواں بیان فرماتے ہیں کہ جب دیوار کا مقدمہ تھا تو حضرت اقدس بٹالہ تاریخ پر تشریف لے گئے ہوئے تھے (یعنی قادیان میں ان کے چچازاد بھائیوں کے ساتھ جو دیوار کا مقدمہ تھا) حضور نے فرمایا کہ جس کسی کو خواب آوے وہ مجھے بتلاوے اور کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”تُو یوسف ثانی ہے۔“ یوسف کو بھی بھائیوں کی وجہ سے تکلیف پہنچی تھی۔ فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ”تو یوسفِ ثانی ہے“۔ کہتے ہیں مَیں نے بھی ایک خواب حضور کو سنائی کہ مَیں ایک میٹھا خربوزہ کھا رہا ہوں۔ جب مَیں نے اُس کی ایک کاش اپنے لڑکے عبداللہ کو دی تو وہ خشک ہو گئی۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ تمہارے گھر میں اسی بیوی سے ایک اَور لڑکا پیدا ہوگا مگر وہ زندہ نہیں رہے گا۔ چنانچہ ایک لڑکا میرے ہاں پیدا ہوا اور گیارہ ماہ کا ہو کر فوت ہو گیا۔ اس کے بعد اس بیوی سے کوئی بچہ نہیں ہوا۔ (گو اس خواب کا مقدمہ سے تعلق تو نہیں تھا، لیکن بہرحال انہوں نے اس وقت یہ خواب دیکھی تو یہ بتائی۔)

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 10 صفحہ 355 روایات حضرت شیخ عطا محمد صاحبؓ سابق پٹواری ونجواں)

حضرت امیر محمد خان صاحبؓ جنہوں نے 1903ء میں بیعت کی، فرماتے ہیں کہ جنوری 1917ء بروز جمعرات مَیں نے خواب میں ایک شخص کو سرپٹ گھوڑا دوڑاتے چلے آتے دیکھا اور مَیں ایک کنوئیں کے پاس میدان میں کھڑا تھا۔ اُس شخص نے گھوڑے سے اُتر کر مجھے کہا کہ مَیں بادشاہ ہوں اور احمد علی میرا نام ہے۔ میرے لئے دعا کی جائے۔ تب مَیں نے دعا کے لئے ہاتھ اُٹھایا اور اُس نے بھی میرے ساتھ دعا میں شمولیت اختیار کی۔ جب ہم دعا سے فارغ ہوئے تو وہ فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر سرپٹ گھوڑا دوڑا کر واپس چلا گیا۔ ابھی تھوڑی دور گیا تھا کہ اُس کا بیشمار لشکر گرد و غبار اُڑاتا ہوا اُس سے آ ملا۔ (یہ خواب بیان فرما رہے ہیں) جسے وہ ساتھ لے کر مخالف لشکر کے مقابلہ میں ڈٹ گیا۔ مخالف کا لشکر ہتھیاروں اور وردیوں سے سجا ہوا تھا جسے دیکھ کر اُس کا مقابلہ مشکل نظر آتا تھا۔ تب کسی نے کہا، دونوں کے مقابلہ کی یہ کوئی نسبت نہیں تھی۔ لیکن

پھر کہتے ہیں کسی نے خواب میں ان کو کہا۔کیا مور کی سجاوٹ کم ہوتی ہے۔(یہ فوجی سجے تو ہوئے ہیں، مور بھی بڑا خوبصورت ہوتا ہے، سجا ہوتا ہے) مگر جونہی بندوق کی آواز سنتا ہے فوراً بھاگ جاتا ہے اور غاروں میں جا چھپتا ہے۔اس طرح مخالف کا لشکر بھاگ جائے گا۔پھر کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی‘‘۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 151۔الف از روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

پس اصل طاقت خدا تعالیٰ کے فضل اور اُس کی تائیدات ونصرت کی ہوتی ہے، نہ ظاہری شان وشوکت کی۔جو کام دعاؤں سے ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے سے ہوتا ہے، وہ ظاہری شان وشوکت سے نہیں ہوتا۔ہاں ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اور اُس وقت کے آنے پر اللہ تعالیٰ پھر اُس کا انجام دکھاتا ہے۔

حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانیؓ فرماتے ہیں۔ان کی بیعت 23/نومبر 1889ء کی ہے۔چھوٹی سی خواب ہے۔کہتے ہیں کہ کنڈے میں حضور ایک جگہ ٹہل رہے تھے (جگہ کا نام ہے، کنڈا) وہاں اُس وقت اکیلے تھے۔مَیں نے کچھ رقم حضور کے پیش کی۔شاید وہ بیس روپے سے دو تین روپے کم تھے۔تو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا کیسے ہیں؟ مَیں نے کہا حضور مجھے خواب آئی تھی کہ مَیں نے اتنی رقم آپ کو دی ہے، خواب پوری کی ہے۔آپ نے منظور فرمائی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 424 روایات حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانیؓ)

حضرت امیر محمد خان صاحبؓ فرماتے ہیں جن کا بیعت کا سن 1903ء ہے کہ میرے بڑے بھائی چوہدری عطا محمد خان صاحب کا ایک زمین کے متعلق مقدمہ تھا۔مَیں نے 21/جنوری 1913ء کو خواب میں دیکھا کہ اُن کی بیوی غیر سے نکاح کر رہی ہے۔چنانچہ وہ مقدمہ خارج ہو گیا اور وہ جائیداد بھی ہاتھ سے نکل گئی۔(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 144 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

بعض دفعہ بعض لوگ خواب بھیج دیتے ہیں۔کوئی خواب دیکھی تو فوراً الزام تراشیاں بھی شروع ہو جاتی ہیں اور فکر مندیاں بھی شروع ہو جاتی ہیں۔تو خوابوں کی مختلف تعبیریں ہوتی ہیں۔اب یہاں انہوں نے خواب دیکھی کہ بیوی غیر سے نکاح کر رہی ہے۔(جس کی تعبیر یہ نکلی کہ) جائیداد کا مقدمہ تھا اور وہ مقدمہ ہار گئے۔

حضرت امیر محمد خان صاحبؓ جن کا بیعت کا سن 1903ء ہے، انہی کی روایت ہے۔ان کی کافی ساری روایات خوابوں کے بارے میں ہیں۔کہتے ہیں کہ 18/دسمبر 1912ء کی رات مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جسے میں سینہ سے لگا کر درود شریف پڑھ رہا ہوں اور پتاشے تقسیم کر رہا ہوں۔لڑکا خوبصورت تو ہے مگر دُبلا اور کمزور ہے۔لہٰذا 15/فروری 1913ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے فرزند عطا کیا جس کا نام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ خان رکھا۔جس کی کمزوری اب 1938ء میں چوبیس سال کی عمر میں برابر چلی آ رہی ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 143 از روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

پھر انہی کا ایک اور خواب ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے امیر محمد خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ 24/نومبر 1913ء کی رات خواب کے اندر مجھے ایک ہندو سادھو دکھایا گیا جس کو کوڑھ کا مرض تھا مگر باوجود اس کے بدن اُس کا مضبوط تھا۔جو اپنے بدن کی مضبوطی نوجوان لڑکوں کو دکھلا کر رہبانیت یا تجرد کی ترغیب دیتا تھا اور تانبے پر گندھک اور سنکھیا کے ذریعہ رنگ چڑھا کر اُسے سونا ظاہر کرتا تھا۔(یہ خواب بیان ہو رہی ہے) مَیں نے سادھو سے کہا کہ تم میرے روبرو بھی سونا بنا کر دکھاؤ۔میرے اس کہنے پر وہ ذرا جھجکا مگر شیخی میں آ کر بنانے لگا۔مَیں نے اُسے کہا کہ دیکھو، اب مَیں تیرے مخصوص سونے کی حقیقت ظاہر کرتا ہوں۔یعنی اُسے آگ پر تاؤ دے کر اُس پر ہتھوڑا مارتا ہوں جس سے اُس کی اصلیت فوراً کھل جائے گی۔تب سادھو نے شرمندہ ہو کر مجھے کہا کہ آپ ایسا نہ کریں۔میرا پردہ فاش ہو جائے گا۔اس کے بعد مَیں نے اُس سادھو کے معتقدوں کو تبلیغ شروع کر دی۔وہ اُن کو جس راہ پر لگانا چاہتا تھا، اُس راہ سے ہٹانے کے لئے اسلام کی اصل حقیقت اُن کو بیان کرنی شروع کر دی۔ کہتے ہیں جسے سادھو بھی بغور سنتا گیا۔(یہ خواب بیان ہو رہی ہے) جب سادھو کے چیلوں پر اثر ہوا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں بھی ضرور مرزا صاحب کی کتاب سنا کر جائیں۔تو کہتے ہیں اس کے بعد پھر مَیں نے سادھو سے مخاطب ہو کر کہا کہ دیکھو خدا تعالیٰ نے انسان میں کچھ طاقتیں رکھی ہیں۔اگر انسان اُنہیں جائز طور پر استعمال کرے تو فائدہ اُٹھاتا ہے۔اگر ان طاقتوں کو استعمال میں نہ لائے تو نقصان اُٹھاتا ہے۔مثلاً خدا تعالیٰ نے جو انسان میں رحم کی طاقت رکھی ہے، اب اگر ایک مظلوم عدالت میں دعویٰ دائر کرے اور ظالم کو سزا دلانا چاہے مگر کوئی اُس کی گواہی نہ دے کہ کسی کو سزا دلانا رحم نہیں تو کیا پھر ایسا کرنا جائز ہو گا؟ ہرگز نہیں۔یعنی ظالم کو تو بہرحال سزا دلوانی چاہئے، اُس کے لئے تو کوئی رحم نہیں۔پھر کہتے ہیں (آگے میں خواب میں دیکھتا ہوں) اب پھر اُن کو یہی کہتا ہوں کہ خدا نے جو آنکھیں دیکھنے کے لئے دی ہیں، اگر کوئی اُن سے کام نہ لے تو سخت نقصان اُٹھائے گا۔دیکھو اگر زمیندار آنکھیں بند کر چھوڑے اور اُن سے کام لے کر کھیتی باڑی کا کام نہ کرے تو کیا آرام پائے گا۔میری اس مثال سے اُس سادھو کے جو زمیندار معتقد تھے وہ خود بخود بے اختیار بول اُٹھے کہ خدا نے جو انسان میں اولاد پیدا کرنے کی طاقت رکھی ہے اگر اس کو استعمال نہ کیا جائے تو پیارے پیارے بچے کہاں سے حاصل ہوں؟ اس کے بعد پھر مَیں نے سادھو کے مریدوں کو مخاطب کر کے کہا کہ دیکھو یہ سادھو جو آپ کو اپدیش دینے کا مدعی ہے، اگر ان کے پِتا استری بھوگ نہ کرتے۔یعنی ماں باپ کا ملاپ نہ ہوتا تو یہ کہاں سے پیدا ہوتا۔تو یہ دلیل سن کر سادھو بہت متأثر ہوا اور کہنے لگا کہ پہلے لوگوں نے تو اس طریق کو اچھا ہی سمجھا تھا اور ان دلائل پر کسی نے غور نہیں کیا مگر مرزا صاحب نے تو ہر باطل کا کھنڈن کر دیا۔(ہر باطل کو جھٹلا دیا، کھول کے بیان کر دیا، تباہ کر دیا۔) کہتے ہیں پھر مَیں نے کہا کہ اگر یہی طریق چارپایوں میں روا رکھا جائے تو سواری کے جانور اور دودھ اور کھیتی باڑی کے جانور کہاں سے آئیں؟ اور اس طریق سے مخلوق کی پیدائش کی غرض وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات: 57) مفقود ہو جائے اور نبیوں اور اوتاروں کی آمد کا سلسلہ بھی بند ہو جائے جن کے ذریعہ لوگ مُکتِی حاصل کرتے ہیں۔جب مَیں یہ کہہ چکا تو خواب میں ہی دیکھ رہے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو درس فرما رہے تھے، اپنی طرف اشارہ کر کے فرمانے لگے کہ تم جو مجھ سے معارفِ قرآن سیکھ رہے ہو، رہبانیت کے طریق پر عمل کرنے سے یہ موقع کہاں میسر آ سکتا تھا۔(اس طرح کے رہبانیت سے جو راہب بننے کی کوشش کرتے ہیں، وہ بھی سمجھتے ہیں ناں کہ ہم بڑی نیکی کے اعلیٰ مدارج پر پہنچ گئے۔تو خواب میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ بھی بتایا۔کہتے ہیں کہ) جب بیداری ہوئی تو مجھے تفہیم ہوئی، یہ سمجھایا گیا کہ دیکھو یہ سادھو کا جو کوڑھ کا مرض ہے یہ بھی بیجا طور پر قانونِ قدرت سے ہٹنے کے نتیجہ میں ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 146-144 از روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

اسی طرح خدا تعالیٰ کے قانون کے خلاف جو بھی غیر فطری عمل ہوتے ہیں یا بعض ایسی تنظیمیں بن گئیں، پارلیمنٹیں، قانون ساز ادارے اس کے لئے قانون بنانے لگ گئے ہیں تو پھر خدا تعالیٰ کا قانون بھی حرکت میں آتا ہے اور حرکت میں آ کر قوموں کی ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ان کو بھی جو بہت زیادہ دنیا دار لوگ ہیں، پس یہ ہر غیر فطری عمل کو اپنے قانون کا حصہ بنانا چاہتے ہیں۔اس لئے احمدیوں کو جو اس وقت دنیا کے اکثر ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں ان کا حصہ نہ بننے کے لئے آج کل بہت زیادہ استغفار کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت عبدالستار صاحبؓ ولد عبداللہ صاحب فرماتے ہیں۔ان کی 1892ء کی بیعت ہے کہ میری بیوی نے خواب سنائی کہ مجھے حضرت صاحب نے دو روپے دیئے ہیں۔جب مقدمہ فتح ہوا تو حضرت صاحب نے مجھے دو روپے دیئے۔اس طرح وہ خواب پورا ہوا اور مَیں نے اپنی بیوی کو وہ دونوں روپے دے کر خواب پورا کر دیا۔ (ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 188 روایات حضرت عبدالستار صاحبؓ)

پھر حضرت امیر محمد خان صاحبؓ ہی کی ایک روایت ہے۔کہتے ہیں یکم جون 1905ء کو مَیں نے خواب کے اندر ایک مصفّٰی پانی سے، (صاف پانی سے) مچھلیاں پکڑنی شروع کیں کہ اتنے میں ایک طوفان آیا اور ذرا ہی کم ہوا تھا کہ اتنے میں زلزلہ سے زمین ہلنی شروع ہو گئی اور مَیں زمین کو ہلتے دیکھ کر سربسجود ہو گیا اور سجدے کے اندر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ پڑھنا شروع کر دیا کہ اتنے میں ایک اور زلزلہ آیا جس پر لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ یہ تو معمولی زلزلہ ہے، زور کا زلزلہ تو نہیں آیا۔جب انہوں نے یہ کہنا شروع کیا تو میرے دل میں ڈالا گیا کہ تم بھی ابھی سربسجود رہو، زلزلہ آتا ہے۔اور اس کے بعد ایک ایسا زلزلہ آیا جس سے بہت ہی سخت تباہی ہوئی‘‘۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 138 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

یہ جون 1905ء کے خواب کا ذکر کر رہے ہیں۔کانگڑہ کا جو زلزلہ بڑا زبردست آیا تھا، وہ تو اپریل میں آیا تھا اور اُس کے بعد بھی پھر زلزلے آئے ہیں۔تو شاید آئندہ زلزلوں کی بھی ان کو اطلاع دی گئی۔پھر جنگِ عظیم کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے۔لیکن بہرحال ایک بات، ایک سبق اس میں یہ بھی ہے کہ ایک زلزلہ کی آفت کی حالت کو دیکھ کے یا دوسری آفات کو دیکھ کے انسان کو لاپرواہ نہیں ہو جانا چاہئے بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکا رہنا چاہئے اور اُسی سے لَو لگائے رکھو تبھی آفات سے بچت ہو سکتی ہے۔کیونکہ یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے، ان میں زلازل کی اور آفات کی بہت زیادہ پیشگوئیاں ہیں۔اس لئے اس طرف بھی اشارہ ملتا ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کے آگے ہمیشہ جھکے رہنا چاہئے۔لاپرواہ نہ ہو جائیں۔

پھر امیر محمد خان صاحبؓ ہی فرماتے ہیں کہ 29/مئی 1905ء کو مَیں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بارش اور آندھی کا طوفان ہے جس کو دیکھ کر لوگ ایک درخت کے نیچے سے میدان میں بھاگے۔اس خیال سے کہ کہیں یہ درخت ہمیں نہ دبا لے۔مگر غریب اور مسکین لوگوں نے درخت کے سائے کو غنیمت جانا اور میدان سے بھاگ کر درخت کے نیچے آ گئے اور جونہی اُن غرباء کا درخت کے سائے میں پناہ لینا تھا کہ طوفان سے میدان والے تباہ ہو گئے۔یہ دیکھ کر میری زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے۔ختم وہی ہے جس کا اختتام ایسا ہو۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 138-137 از روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

تو عموماً دیکھا گیا ہے کہ امراء کی نسبت غرباء ہی زیادہ تر انبیاء کو ماننے والے بھی ہوتے ہیں اور اُن کی چھاؤں میں آنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضرت امیر محمد خان صاحبؓ فرماتے ہیں کہ 25 جون 1905ء کو مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب کے اندر اپنے گھر موضع اہرانہ میں عبادت فرماتے ہوئے دیکھا۔ آپ جب عبادت سے فارغ ہوئے تو حضور گھوڑے پر سوار ہو گئے۔ جب تھوڑی دور تشریف لے گئے تو فرمایا کہ کوئی ہے جو مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفہ اول سے کہیں کہ وہ بھی جلد تیار ہوں اور یہ رقعہ اسمی نواب صاحب مولوی صاحب کو دے دیں۔ رقعہ میں یہ لکھا ہوا معلوم ہوتا تھا کہ فلاں چیز جو از قسم روپیہ یا جواہرات کے ہے، ساتھ لیتے آویں۔ تب مَیں نے عرض کی کہ حضور مَیں حاضر ہوں اور حضور سے رقعہ لے کر فوراً حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں پہنچا دیا۔ جب ہم سرزمینِ مکہ میں پہنچے۔ (یہ سفر جاری ہے اور مکّہ کی طرف جا رہے ہیں۔ جب مکّہ میں پہنچے) تو وہاں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں نظر آئیں جن میں پتھر اور روڑے اور چونا تھا اور ان پتھروں اور روڑوں اور چونے کے بیچوں بیچ بہتے ہوئے مصفّٰی پانی کی چھوٹی چھوٹی نالیاں تھیں جسے دیکھ کر خیال آیا کہ یہ سب خدا کا فضل ہے جو پانی اس طریق سے بہ رہا ہے۔ اگر یہ نالیاں زلزلے سے درہم برہم ہو جائیں تو پانی خراب ہو جائے"۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 139-138 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس کی اصل تعبیر کیا ہے۔ لیکن بہر حال یہ اشارہ بھی لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے غلام مکّہ مکرمہ سے ایک دن پھر اسلام کی حقیقی اور صاف اور دل و جان کو صاف کرنے والی تعلیم سے دنیا کو بھی صاف کرنے کی کوشش کریں گے اور خلافت کے نظام کے تحت یہ فیض جاری رہے گا اور مختلف قومیں اس سے پانی پئیں گی اور فائدہ اُٹھائیں گی اور یہ فیضان جاری رہے گا انشاء اللہ۔

حضرت امیر محمد خان صاحبؓ ہی فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات سے چند روز پہلے مَیں نے خواب میں سورج گرہن دیکھا جس کی تعبیر مَیں نے آپ کی وفات سمجھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 146 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

پھر یہ لکھتے ہیں کہ "بارہ تیرہ جنوری 1938ء کی درمیانی رات کو مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ مبارک کو خواب میں چند احباب کے ساتھ اس طریق سے دعا فرماتے دیکھا کہ گویا آپ اُن احباب کے گرد گھوم کر اُن کو حفاظت میں لے رہے ہیں مگر پاؤں سے ننگے ہیں اور چوہدری فتح محمد صاحب آپ کے ساتھ ہیں"۔ لہٰذا 13 جنوری کو آپ نے مسجد مبارک میں چند احباب کے ساتھ مرزا عزیز احمد صاحب کے صاحبزادے کے متعلق دعا کی اور حضور کے اس دعا کرنے کا اعلان قبل از دعا چوہدری فتح محمد صاحب نے مسجد مبارک میں کیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 157-156 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

پھر یہ لکھتے ہیں کہ "ستمبر 1912ء میں مَیں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مع چند دیگر احباب کے خواب میں دیکھا کہ حضور فرما رہے ہیں کہ ہمیں یہ منظور نہیں کہ کفار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تو گند بکنے میں حد کر دیں اور ہم امن سے رہیں۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ یہ کفار گند بکنے کی انتہا سے پہلے ہی پیسے جائیں۔ کہتے ہیں جب یہ خواب مَیں نے حضرت خلیفہ اول کو سنایا تو حضور نے فرمایا کہ بہت مبارک خواب ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 143 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

پھر یہ لکھتے ہیں کہ 20 فروری 1913ء کی رات کو مَیں نے خواب میں حضرت خالدؓ بن ولید اور ضرارؓ بن ازور کو دیکھا کہ تلواریں ہاتھ میں ہیں اور فتح پر فتح حاصل کر رہے ہیں بلکہ اکثر لوگ خود بخود اُن کے آگے ہتھیار ڈالتے جا رہے ہیں۔ حتی کہ یزید نے بھی ہتھیار ڈال دیئے اور ان کے ساتھ شامل ہو گیا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 144 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

حضرت مرزا محمد افضل صاحبؓ ولد مرزا محمد جلال الدین صاحب سفرِ جہلم کے ضمن میں فرماتے ہیں (ان کی بیعت کا سن 1895ء ہے) کہ 1903ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جہلم تشریف لائے اور میں وہاں گیا۔ بے پناہ ہجوم تھا۔ بعض لوگوں کے سوال پر حضور نے فرمایا کہ یہ خدا کا نور ہے (یعنی سلسلہ احمدیہ) لوگوں کے بجھانے سے نہیں بجھ سکے گا۔ اس سفر میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کابلؓ نے فرمایا تھا۔ خدا نے مجھے تین بار سر دینے کو فرمایا ہے۔ پس مَیں دوں گا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 226-225 روایات حضرت مرزا محمد افضل صاحبؓ)

پھر امیر محمد خان صاحبؓ ہی لکھتے ہیں کہ 6 دسمبر 1913ء کی رات کو مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں ایک سوٹا ہے اور بھورے رنگ کی بھینس حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی طرف دوڑتی ہوئی مارنے کو آتی ہے لیکن سوٹے کے خوف سے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی طرف منہ رکھتی ہوئی پیچھے کی طرف ہٹتی گئی۔ یہاں تک کہ آپ ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں کہ مُہریں بنانے والا اپنی دوکان میں بیٹھا تھا اور ایک اور شخص دوکاندار سے جعلی مہریں بنوانا چاہتا تھا اور وہ ابھی دوکان پر ہی تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ وہاں پہنچ گئے۔ دوکاندار نے مجھے پوچھا کہ مولوی نور الدین صاحب یہی ہیں۔ جب مَیں نے کہا کہ ہاں یہی ہیں تو دوکاندار نے جھٹ مہر بنانے والے کو پکڑ لیا اور حضرت خلیفہ اوّل اُس محل میں داخل ہو گئے، بھینس بھی ساتھ تھی۔ صاحب مکان خوش خو، خوش شکل، بارعب، نیک دل آدمی تھا۔ اُس نے حضرت صاحب کا بہت ادب آداب کیا اور کھانا کھلایا اور جب حضور پھر اس مکان سے باہر تشریف لائے تو آپ کے گرداگرد بے شمار خلقت کا ہجوم تھا۔ اتنے میں جعلی مہریں بنانے والا ہجوم سے نکل کر بھاگا۔ بہتیری تلاش کی وہ کہیں نہ ملا۔ مَیں نے پرواز کر کے بھی اُسے تلاش کیا مگر نظر نہ آیا (خواب میں)۔ خود ہی اس کی تعبیر بیان فرماتے ہیں۔ کہتے ہیں یہ خواب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی لمبی بیماری اور تبدیلی آب و ہوا کے لئے حضرت نواب صاحب کی کوٹھی تشریف لانے اور مولوی محمد علی صاحب کے آپ کی حیاتی میں خلافت کے خلاف ٹریکٹ شائع کرنے اور پھر حضور کے جنازے پر بیشمار مخلوق کے ہجوم کے ہونے اور پھر مولوی محمد علی صاحب کے قادیان سے چلے جانے سے ہو بہو پوری ہو گئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 149-148 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

پھر یہ کہتے ہیں۔ "13 مارچ 1914ء کی رات مَیں نے خواب میں ایک شہد کا چھتہ دیکھا جس سے شہد کی دھار نکل رہی تھی جسے ہم لوگ برتنوں میں ڈال رہے ہیں۔ اُس کے بعد حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا کہ مجھے غسلِ جنازہ مولوی شیر علی صاحبؓ دیں جو میرے بھائی اور نیک ہیں۔ چنانچہ مَیں نے اپنا یہ خواب صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں بروقت پہنچا دی۔ (خلیفہ اوّلؓ کی زندگی کی بات ہے) اور مولوی شیر علی صاحبؓ نے ہی آپ کو (خلیفہ اوّل کو) غسل جنازہ دیا۔ ہاں مَیں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے خواب کی بنا پر ہی آپ سے غسل دلایا گیا یا کوئی اس کی اور بھی صورت تھی۔ البتہ غسل ضرور مولوی صاحب نے ہی دیا اور میری خواب بھی پوری ہوئی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 150-149 روایات حضرت امیر محمد خانصاحبؓ)

حضرت خیر دین صاحبؓ ولد مستقیم صاحب جن کی بیعت کا سن 1906ء ہے، فرماتے ہیں۔ جب ہمارے پیارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے مالکِ حقیقی کو جا ملے اور خلافتِ اُولیٰ کا دور دورہ ہوا تو خدا تعالیٰ نے اس خلافت کے ذریعہ سے جو مجھ پر وارد فرمایا، وہ یہ ہے۔ ایک دن رؤیا میں دیکھا کہ ایک نہایت ہی خوبصورت شاہی گھوڑا باندھا ہوا ہے۔ جس کا رنگ شاہ گندمی کمید ہے۔ اُس گھوڑے کے پاس ایک پلنگ ہے جس پر بستر اچھا ہوا ہے، تکیہ وغیرہ بھی رکھا ہوا ہے۔ خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ آندھی چلی ہے۔ وہ آندھی موسمِ گرما کی سی آندھی ہے جس طرح موسمِ گرما میں رات کے وقت عموماً آندھی چلا کرتی ہے۔ (انڈیا پاکستان میں رہنے والے جانتے ہیں، رات کو آندھیاں آیا کرتی ہیں) بستر ے مٹی، تنکے، چھوٹے چھوٹے کنکروں وغیرہ سے پُر ہو جایا کرتے ہیں۔ (باہر جو لوگ سویا کرتے ہیں، اُن کو یہ پتہ ہے) اس قسم کے بستر کو مَیں صاف کر رہا ہوں، جھاڑ رہا ہوں اور وہ بسترا خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معلوم ہوتا ہے۔ اس طرح یہ سارا واقعہ مَیں نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں عرض کیا۔ اس کی تعبیر انہوں نے یہ فرمائی کہ جو کچھ ہم کو ملا، اُس میں سے تم کو بھی حصہ مل گیا۔

حضرت اللہ دتہ صاحبؓ ہیڈ ماسٹر ولد میاں عبدالستار صاحب فرماتے ہیں (ان کی بیعت 1898ء کی ہے) کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک زمانے میں مجھے نہایت شاندار نظارہ دکھایا گیا۔ جو درحقیقت میری زندگی کی مختلف کیفیات کی خوشخبری تھی۔ یعنی حج کے دن بوقتِ تہجد میں نے دیکھا کہ دو شخص باہم باتیں کرتے ہیں۔ ایک نے کہا کہ سنا ہے ادھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں کی شکلیں نظر آتی ہیں، (یعنی دوستوں کی، ساتھیوں کی شکلیں نظر آتی ہیں)۔ اُس نے کہا ہاں جہلم کی طرف سے نظر آتی ہیں۔ پھر

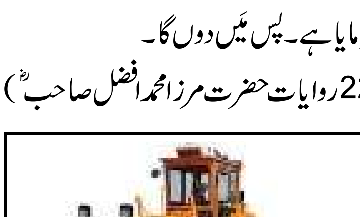

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com
Since 1948

اُس نے کہا یہ دیکھو۔ مَیں نے دیکھا کہ ایک شیش محل ہے جس کے شیشے سیاہ ہیں۔ معاً وہ براق ہو گئے اور اُس کے اندر چاروں یارانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کرسیوں پر جلوہ پیرا تھے۔ (یعنی چاروں خلفاء)۔ نہایت شاندار نظارہ تھا۔ پھر وہ نظارہ ہٹ کر صرف حضرت عثمان نظر آئے۔ پھر وہ بھی نظارہ بدل کر صرف حضرت ابوبکر صدیق نظر آئے۔ یہ نظارہ میں نے سیر ہو کر اور اچھی طرح دیکھا۔ حضرت صدیق نے مجھے اپنا چہرہ اچھی طرح دکھلایا تو وہ بالکل حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل تھی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ تو حضرت خلیفۃ المسیح ہیں۔ تو الہام ہوا کہ ابوبکر نورالدین کی شکل میں ہے۔ اصحاب فوت نہیں ہوں گے جب تک نورالدین کو نہ دیکھیں گے۔ میں نے حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں لکھا۔ حضور نے جواباً فرمایا کہ مبشرات میں سے آپ کے رؤیا ئیصالحہ ہے۔ ایسے ہی مجھے مختلف اوقات میں مبشرات ہوتے رہے۔ ایک اس میں یہ بھی تھا۔ ''امن است در مکانِ محبت سرائے ما'' یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے۔ یعنی ہماری محبت کے گھر میں رہنے والے کے لئے امن ہے۔ پھر کہتے ہیں یہ بھی مجھے الہام ہوتے رہے۔ یہ حضرت مسیح موعودؑ کے شعر ہیں کہ ؎

'اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن'

'خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے   جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے'

یہ خوشخبریاں اللہ تعالیٰ اُس زمانے سے جماعت کی ترقی کی صحابہ کو دکھاتا آ رہا ہے۔

پھر کہتے ہیں بہت ساری خوابیں مَیں نے دیکھیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے پلاؤ کھلایا۔ پھر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حلوہ دیا کہ تقسیم کرو۔ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے بھی اور ساتھ بھی نماز پڑھی۔ حضور کو پانی پلایا۔ حضور ایک ٹیلے پر کھڑے تھے اور میں گڑھے میں تھا۔ حضور نے میرا ہاتھ پکڑ کر اوپر اپنے ساتھ کھڑا کر لیا۔ ایسا ہی حضور پھول چن رہے تھے۔ مَیں نے بھی چُن کر حضور کو دیئے۔ کہتے ہیں ایسے ہی میں نے حج کیا، مکہ مکرمہ کو دیکھا۔ طوافِ کعبہ کیا اور طواف کے بعد بیت اللہ میں پھلوں سے لدے ہوئے درخت پیدا ہو گئے۔ آم کھجور وغیرہ کے۔ یہ نظارے دیکھے۔ پھر لکھتے ہیں کہ میرے ابتلاء کا زمانہ ختم ہونے کی خوشخبریاں مجھے ملیں۔ کہتے ہیں بعض بزرگوں قاضی عبداللہ صاحب اور اَور دوسرے لوگوں کو بھی میرے بارے میں مبشّرات ملیں۔

پھر کہتے ہیں کہ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے 11 رمئی 1936ء کو آخری نفلی روزے کے دن تہجد کے وقت دیکھا کہ وائسرائے قادیان میں آیا ہے اور مَیں نے سب ملاقاتیوں میں سے احمدیوں کو پیش پیش رکھا ہے۔ یعنی یہ ملاقات کروا رہے ہیں اور مَیں اور مولانا اکٹھے ہیں۔ وائسرائے کو خطرہ ہے کہ مولانا اُسے قتل کرنا چاہتے ہیں۔ میرا وائسرائے سے دوستانہ بے تکلف تعلق ہے۔ مَیں اُس کو پان دے کر کہتا ہوں کہ مولوی صاحب کی طرف سے کوئی خطرہ نہیں۔ (یہ مولوی غلام رسول صاحب کی طرف سے خواب تھی) اُن کی طرف سے میں ذمہ دار ہوں۔ ایسا ہی ایک اور شخص نے بھی ان کے بارے میں اچھی خواب دیکھی۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 121-119 روایات حضرت اللہ دتہ صاحبؓ ہیڈ ماسٹر)

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ ولد شیخ مسیتا صاحب فرماتے ہیں (انہوں نے 1894ء میں بیعت کی) کہ اے خدائے ذوالجلال! جو تیری جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ تیری درگاہ میں مردود و مخذول ہو جاتا ہے۔ پس مَیں تیری قدرتوں پر ایمان رکھتا ہوں اور تیری ذات کی قسم کھاتا ہوں کہ تو نے مجھ گناہ گار ناچیز پر یہ بھید کھولے تھے۔ اگر مَیں نے تیری جھوٹی قسم کھائی ہے اور محض جھوٹے الہام یا خواب بنا کر تیری ذاتِ اقدس کی طرف منسوب کئے ہیں تو تو مجھے سزا دینے پر بھی قادر ہے۔ مَیں نے دیکھا (خواب بتاتے ہیں) کہ کوئی باغ ہے اُس میں ساری جماعت کے احباب موجود ہیں۔ اور غرباء ایک طرف ہیں اور امراء ایک طرف ہیں۔ امراء نے اپنا لیڈر جناب حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کو مقرر کیا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں خواب دیکھ رہے ہیں اور اس خواب کا تعلق حضرت خلیفہ اول کی خلافت سے ہے۔ کہتے ہیں بہرحال مولوی عبدالکریم صاحب کو مقرر کیا۔ مجھے میرے غرباء احباب نے اپنا لیڈر مقرر کیا اور فیصلہ یہ ہوا کہ پہلی تقریر جناب حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کریں گے اور اُن کا جواب مجھ ناچیز کے ذمہ قرار پایا۔ حضرت مولانا نے اپنی تقریر میں اپنی خلافت کے دلائل پیش کئے اور مَیں نے اپنی تقریر میں جناب حضرت مولانا نورالدین صاحب بھیروی کی خلافت کے دلائل دیئے۔ دلائل دے کر مولانا کی تقریر کا ردّ کیا۔ پھر مولانا نے اپنی خلافت کے دلائل بیان کئے۔ پھر میں نے اپنی تقریر میں مولانا کے دلائل کا ردّ کیا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کی خلافت کے دلائل بیان کرنے شروع ہی کئے تھے کہ مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک جست ماری، (چھلانگ لگائی) پھر دوسری چھلانگ لگائی اور پھر تیسری چھلانگ لگا کر حضرت خلیفہ اول کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضرت! میری بیعت لے لیجئے۔ حضرت خلیفہ اول نے مولوی صاحب سے بیعت لی اور آپ بالکل خاموش تنِ تنہا ایک آم کی جڑ میں آم سے کمر لگائے بیٹھے ہوئے تھے۔ میری اس رؤیا کے شاہد جناب شیخ حبیب علی صاحب عرفانی اور جناب ماسٹر عبدالرحمن مہر سنگھ صاحب بھی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں یہ رؤیا دیکھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایاتِ صحابہ غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 75-74 از روایات حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ)

خلافت سے متعلق یہ رؤیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ سے ہی جماعت میں اللہ تعالیٰ دکھاتا چلا آ رہا ہے۔ یہ کوئی آج کی بات نہیں ہے، بعض لوگ اعتراض کر دیتے ہیں کہ جی آج خوابیں دیکھ لیں، خلیفہ اوّل کے زمانے سے خوابیں اور بہت ساری خوابیں ہیں، پھر حضرت خلیفہ ثانی کی، پھر اُسکے بعد۔ بہرحال یہ چند خوابیں تھیں جو میں نے بیان کیں۔

اب جو اگلی بات مَیں کرنا چاہتا ہوں وہ آج اس وقت سیرالیون اور بنگلہ دیش دو ملک ہیں جہاں ان کے جلسہ سالانہ منعقد ہو رہے ہیں۔ سیرالیون کا تو یہی وقت ہے، اس وقت شاید جلسہ ہو رہا ہوگا۔ اور بنگلہ دیش میں جلسہ کا جو پہلا دن ہے ہو گیا ہے۔ اس سال بنگلہ دیش میں احمدیت کو پہنچے ہوئے، شروع ہوئے ہوئے ایک سو سال ہو چکا ہے۔ جیسا کہ برطانیہ کی جماعت کو بھی اس سال سو سال پورے ہوئے ہیں۔ جماعت برطانیہ بھی اپنے جشنِ تشکر کا پروگرام بنا رہی ہے۔ بنگلہ دیشی جماعت نے یہ پروگرام بنائے اور اُن پر کچھ پر عمل بھی ہوا۔ جلسہ سالانہ بھی اس پروگرام کا ایک بہت بڑا حصہ تھا بلکہ ہے۔ اس لئے انہوں نے اس سال کرایہ پر بڑی وسیع جگہ لے کر ایک سٹیڈیم میں جلسے کا انتظام کیا تھا تاکہ آسانی سے تمام پروگرام ہو سکیں اور رہائش وغیرہ کا بھی انتظام ہو جائے۔ زیادہ تعداد میں لوگ شامل ہو سکیں۔ جلسہ سالانہ کے جو انتظامات اور تیاریاں ہوتی ہیں وہ مکمل تھیں کہ پرسوں کچھ نام نہاد علماء نے اپنے چیلے چانٹوں کو اکٹھا کر کے (مدرسوں کے طلباء کو ہی اکٹھا کیا ہوگا) اور کچھ جماعتِ اسلامی کے لوگ تھے۔ انہوں نے تقریباً دو تین ہزار کی تعداد میں حملہ کر دیا۔ پولیس وہاں کھڑی رہی، اُس نے کچھ نہیں کیا۔ آخر ان دہشت گردوں نے، حملہ آوروں نے تقریباً سارا سامان اور جو انتظامات تھے انہیں درہم برہم کیا۔ پھر کرائے کا جو بہت سارا سامان تھا، کرسیاں اور ٹینٹ اور باقی چیزیں مارکیز وغیرہ اُس کو آگ لگا دی۔ جس سے کروڑوں کا نقصان ہوا ہے۔ تو اسلام کے ان نام نہاد علَم برداروں کا یہ رویّہ ہے۔ بہرحال ابھی جلسہ تو کینسل نہیں ہوا، وہ تو جیسا کہ مَیں نے کہا انشاء اللہ ہو رہا ہے۔ جماعت کی جو اپنی جگہ ہے اُس میں ہو رہا ہے۔ تعداد کم ہو گی، جگہ کی تنگی ہو گی لیکن جلسہ بہرحال ہمیشہ کی طرح انشاء اللہ تعالیٰ منعقد ہو گا۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملینِ جلسہ جن میں اس سال بہت سارے غیر ممالک کے نمائندے اور مہمان بھی گئے ہوئے ہیں، اُن کو بھی حفاظت میں رکھے اور جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیریت سے اختتام کو پہنچے۔ اور اِن علماء کے شر اُن پر الٹائے۔ جو بہت بڑا مالی نقصان ہوا ہے، جیسا کہ مَیں نے کہا، اللہ تعالیٰ اس کی بھی تلافی فرمائے۔ اس لئے بہت دعائیں کریں۔

دوسرا جلسہ جیسا کہ مَیں نے کہا سیرالیون میں ہو رہا ہے۔ سیرالیون کے اور بنگلہ دیش کے علماء کا یہ فرق ہے کہ وہاں کے بعض علماء نے خیرسگالی کے جذبات رکھتے ہوئے پیغامات بھیجے ہیں اور شامل ہوئے ہیں۔ وہ لوگ نیک خواہشات کے جذبات رکھتے ہیں۔ اُن میں کم از کم انسانیت ہے۔ باوجود مخالفت کے ہمارے پروگراموں میں آ بھی جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اس کی جزا دے اور اُن کے دل مزید کھولے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کو بھی سمجھنے لگیں، پیغام کو سمجھنے لگیں۔ بہرحال سیرالیون کے لئے بھی دعا کریں۔ اُن کا جلسہ بھی ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب ہو اور تمام شامل ہونے والے احمدی اور دوسرے مہمان بھی جلسہ کی برکات سے فیضیاب ہونے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون کی جماعت بھی بہت زیادہ اخلاص رکھنے والی جماعتوں میں سے ایک جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و وفا کو

نوینت جیولرز NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

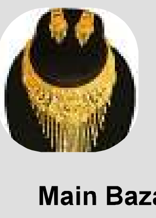

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

نیو اشوک جیولرز قادیان

New Ashok Jewellers

Main Bazar, Qadian Dt. Gurdaspur, Punjab

9815156533, 8054650500, 01872-221731

E-mail: newashokjewellers007@gmail.com

مزید بڑھاتا چلا جائے اور جلد تر یہ ملک بھی اور تمام افریقہ بھی احمدیت کی آغوش میں آجائے تا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم پر سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نمازوں کے بعد مَیں کچھ جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ عزیزم کریفہ کونڈے (Kerifa Conde) جو جامعہ احمدیہ سیرالیون کے طالبعلم تھے،اُن کا ہے۔ یہ جامعہ میں درجہ ثانیہ میں پڑھ رہے تھے۔ 31/جنوری کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جلسہ سالانہ جیسا کہ مَیں نے بتایا، ہو رہا ہے، اس کی تیاریاں کر رہے تھے جس طرح خدام کرتے ہیں۔ تیاریوں کے سلسلہ میں وقارِعمل کے دوران سیڑھی سے گرنے کی وجہ سے سر میں شدید چوٹ آئی۔ فوراً ہسپتال پہنچایا گیا۔ وہاں علاج ہو رہا تھا۔ ایکسرے سے پتہ لگا کہ سر کی ہڈی پر سکلپ (Sculp) میں کریک آیا ہے۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا۔ آپریشن کی تیاری ہو رہی تھی کہ اُس سے پہلے ہی ان کی وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ سیرالیون کے ہمسایہ ملک گنی کناکری سے یہ جامعہ میں پڑھنے کے لئے آئے تھے۔ بہت نیک، مخلص اور محنتی طالبعلم تھے۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ جب انہوں نے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں پڑھنے کا ارادہ کیا تو گھر والوں نے بہت مخالفت کی لیکن وہ اپنے عہد پر قائم رہے۔ گزشتہ سال جب چھٹیوں میں سیرالیون سے گنی کناکری گئے تو موصوف کے والدین نے اپنے بیٹے میں نمایاں تبدیلی دیکھی اور یہ تبدیلی دیکھ کر مرحوم کے والدین بھی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ موصوف کے والد صاحب کا نام فاسینے کونڈے (Facine Conde) اور والدہ کا نام سیویلی ڈونو (Siwili Douno) ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ یہ نوجوان بڑے صالح، متقی، جماعت اور خلافت سے بے انتہا محبت کرنے والے تھے۔ نیز جو بھی ذمہ داری ان کے سپرد کی جاتی اپنی استطاعت سے بڑھ کر اس ذمہ داری کو پورا کرنے کی کوشش کرتے۔ ان کے اپنے ایک دوست نے بتایا کہ ہمیشہ اس دعا کے لئے کہا کرتے تھے کہ دعا کرنا کہ میری موت جب بھی آئے ہمیشہ احمدیت پر ہی آئے۔

دوسرا جنازہ چوہدری بشیر احمد صاحب صراف سابق صدر حلقہ غربی ڈسکہ کوٹ کا ہے۔ 24/نومبر 2012ء کو 82 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ حضرت میاں اللہ دتہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ کو تقریباً 61 سال مختلف عہدوں پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ سولہ سال قائد مجلس خدام الاحمدیہ، چھتیس سال سیکرٹری مال، پچیس سال سیکرٹری رشتہ ناطہ، بائیس تیئس سال صدر جماعت اور دس سال امیر حلقہ رہے۔ اس کے علاوہ آپ چالیس سے زیادہ مرتبہ یعنی چالیس سال تقریباً شوریٰ کے نمائندے بھی مقرر ہوئے۔ صوم وصلوۃ کے پابند، تہجد گزار، ہمدرد، مہمان نواز، خلافت اور نظامِ جماعت کے وفادار، غیر معمولی قربانی کرنے والے بہت سی خوبیوں کے حامل تھے۔ نیک انسان تھے۔ متقی انسان تھے۔ آپ کو تین خلفاء کی خدمت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اس طرح کئی صحابہ اور جماعتی عہدیداروں کی ان کے دورہ جات کے دوران بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو ڈسکہ کوٹ میں ایک بڑی جگہ لے کر مسجد تعمیر کروانے کی توفیق بھی ملی۔ بہت دلیر اور بہادر، نڈر انسان تھے۔ غیر احمدی لوگ بھی آپ کی شخصیت سے متاثر تھے۔ تین بار اسیرِ راہِ مولیٰ ہونے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

تیسرا جنازہ مکرم عبدالغفار ڈار صاحب کا ہے جن کی 5/فروری 2013ء کو وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ راولپنڈی میں تھے۔ آخری وقت تک بالکل ٹھیک تھے۔ بظاہر کوئی ایسی بات نہیں تھی جو خطرناک ہوتی۔ ان کی آخر تک صحت بھی بڑھاپے کے علاوہ باقی تو ٹھیک تھی۔ 97 سال کی عمر ہونے کے باوجود دوسری منزل پر پچیس چھبیس سیڑھیاں وغیرہ چڑھ کر جایا کرتے تھے۔ وفات کے روز شام ساڑھے چھ بجے کے قریب چائے پی کر کہا کہ کھانا کھانے کو دل نہیں چاہ رہا۔ صرف رات کو سونے کی دوائی دے دینا۔ رات دس بجے کے قریب جب آپ کا نواسہ دوائی کھلانے کمرے میں گیا تو لائٹ بند تھی، چہرہ زرد تھا اور جسم میں کچھ حرکت نہ تھی۔ غالباً اسی وقت وفات ہو چکی تھی۔ بہرحال ہسپتال لے گئے تو پتہ لگا۔ ڈاکٹروں نے دیکھا تو وفات ہو چکی ہے۔ آپ کا سنِ پیدائش 1916ء ہے۔ آپ کا تعلق آسنور (مقبوضہ کشمیر) سے ہے۔ آپ کا خاندان کشمیر کے اولین مخلص احمدیوں کا ہے۔ آپ کے دادا حضرت حاجی عمر ڈار صاحب اور آپ کے والد حضرت عبدالقادر ڈار صاحب حضرت اقدس کے صحابہ میں سے تھے۔ اسی طرح آپ کے چچا حضرت عبدالرحمن صاحب بھی صحابی تھے۔ ان کے دادا جان کے ہم زلف مرحوم محمد رمضان بٹ صاحب محلہ کشمیریاں سیالکوٹ میں میں مقیم تھے۔ علامہ اقبال کے محلہ کی ایک معروف مسجد کبوتراں والی میں آپ کا آنا جانا ہوا۔ یہ لکھتے ہیں کہ اسی محلہ میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی دعوتِ الی اللہ کے نتیجہ میں دادا صاحب نے قادیان کا سفر اختیار کیا۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ نے دادا صاحب مرحوم سے کہا کہ خواجہ صاحب! آپ اپنے وطن سے ایک اعلیٰ دینی فریضہ کی انجام دہی کے لئے گھر سے نکلے ہیں۔ حج کے لئے نکلے تھے لیکن بیماری کی وجہ سے، وہاں وبا کی وجہ سے حج پر جا نہیں سکے تھے۔ کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور عمل میں آچکا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ امام مہدی کو نہ صرف قبول کرنا ضروری ہے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلام پہنچانا واجبات میں سے ہے۔ لہٰذا آپ ہمارے ساتھ قادیان چلیں۔ جس بزرگ اور ولی اللہ نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اُن کی زیارت کریں، اُن کو پَرکھیں۔ چنانچہ آپ قادیان تشریف لے گئے۔ جب وہاں پہنچے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسجد میں مجلس لگی ہوئی تھی۔ احباب مجلس سوالات کر رہے تھے اور حضور ان کے جوابات دے رہے تھے۔ تو کہتے ہیں دادا جان کو خیال آیا کہ یہ مجلس تو علماء اور لکھے پڑھے لوگوں کے سوالات و جوابات کی مجلس ہے۔ کیوں نہ مَیں بھی اپنے دل میں ایک سوال رکھوں۔ اگر یہ مأمور من اللہ ہوں گے تو ضرور میرے دل میں پیدا شدہ سوال کا جواب عطا کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دل میں سوال رکھا۔ کہتے ہیں کہ میرے دل میں خیال آیا کہ میرے سوال کئے بغیر مجھے اس سلسلہ میں جواب اور رہنمائی ملنی چاہئے کہ حق بات کیا ہے۔ آپ کا یہ خیال کرنا ہی تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ بعض لوگ نمازیں پڑھتے ہیں اور حج بھی کرتے ہیں مگر اپنے رحمی رشتہ داروں سے حسنِ سلوک سے پیش نہیں آتے، حالانکہ یہ امر صریح طور پر اسلامی تعلیم اور تقویٰ کے خلاف ہے۔ کہتے ہیں اس بات سے دل میں جو میرا سوال تھا اُس کا مجھے جواب مل گیا۔ شرح صدر ہوگئی اور مَیں نے بیعت کر لی۔ انہوں نے اپنے بھائی کی کوئی زمین ان کو نہیں دی تھی، دبائی ہوئی تھی۔ تو فوراً اپنے داماد کو خط لکھا کہ نشاندہی کر کے جو اُن کا رقبہ بنتا ہے اُن کو دے دو۔ تو یہ ان کے دادا کے احمدی ہونے کا فوری اثر تھا۔ بہرحال ڈار صاحب جو تھے، انہوں نے یاڑی پورہ مڈل سکول کشمیر سے پانچویں جماعت پاس کی۔ 1928ء میں قادیان تعلیم حاصل کرنے کے لئے آئے۔ مدرسہ احمدیہ کی سات جماعتیں پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیا۔ 1938ء میں مولوی فاضل کیا۔ ان کی اہلیہ تو پہلے ہی 2005ء میں وفات پا چکی تھیں۔ آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

غفار صاحب کی بڑی اونچی بھاری آواز تھی، بہرحال خوش الحان بھی تھے۔ کہتے ہیں کہ میری آواز اچھی تھی تو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی موجودگی میں ایک جلسہ ہوا جہاں مجھے نظم پڑھنے کا موقع ملا۔ حضرت ملک عبدالرحمن صاحب خادم کی ایک نظم حضور کی موجودگی میں سنائی۔ جب انہوں نے یہ لکھا تو کہتے ہیں کہ پچاسی سال ہو گئے ہیں لیکن مجھے یاد ہے کہ ایک شعر یہ تھا کہ

”وہ بچہ جو اکیلا رہ گیا تھا آشیانے میں“
(حضرت خلیفہ ثانی کے متعلق یہ نظم تھی)

”وہ بچہ جو اکیلا رہ گیا تھا آشیانے میں
خدا کے فضل سے اُس کے ہوئے ہیں بال و پَر پیدا“

تو کہتے ہیں کہ میں نظم پڑھتے ہوئے ایک دفعہ حضرت خلیفہ ثانی کی طرف اشارہ کرتا تھا اور ایک دفعہ سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف تو اس سے خوب نعرے لگے۔ ایک دفعہ حضرت خلیفہ ثانی کا واقعہ سنایا کہ میرے والد صاحب قادیان میں ہی بیمار ہو گئے تو مجھے انہوں نے حضرت خلیفہ ثانی سے دوائی لینے کے لئے بھیجا۔ مَیں گیا تو حضرت خلیفہ ثانی باہر نکل رہے تھے کہ مَیں نے عرض کی کہ اس طرح والد صاحب بیمار ہیں، انہوں نے دوائی منگوائی ہے۔ آپ پھر واپس گئے اور اُن کی دوائی دی۔ اس خاندان سے حضرت خلیفہ ثانی کا بھی بڑا پیار کا تعلق تھا۔ بلکہ کشمیریوں ساروں سے ہی۔ پھر انہوں نے جماعت کے بھی کافی کام کئے ہیں۔ حضرت خلیفہ ثانی خاص کام ان سے لیتے رہے۔ وہاں کشمیر سے ’اصلاح‘ ایک رسالہ نکلتا تھا، اُس کی رہنمائی بھی حضرت خلیفہ ثانی فرمایا کرتے تھے پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اُس میں ان کو رکھوایا۔ بہرحال یہ کافی صاحب الرائے بھی تھے۔ ہمیشہ شوریٰ میں بھی رائے دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ سید عبدالحئی شاہ صاحب کی روایت ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ان کو تاحیات شوریٰ کا ممبر مقرر فرمایا تھا۔ ان کے نواسے کہتے ہیں کہ ہمیں نماز کے لئے کہتے رہتے اور ہر وقت یہ پوچھتے بھی تھے کہ نماز میں کتنا وقت رہ گیا ہے؟ خلفاء کے ساتھ اپنے واقعات بڑے رشک سے سناتے تھے۔ خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا ابھی یہ تینوں جنازے انشاء اللہ نمازوں کے بعد ادا ہوں گے۔ ❁❁❁

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

بقیہ: واقفین و واقفات نَو کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نہایت اہم نصائح اور ہدایات از صفحہ ۲

حضور انور نے فرمایا: پھر نظم بھی یہاں پڑھی گئی جس میں حضرت مصلح موعودؓ نے کہا کہ زمانے کے حالات جو ہیں بڑے مشکل ہیں۔ آپ کی ایک اور نظم ہے جس میں لکھا ہوا ہے کہ ؎

جدھر دیکھو ابر گنہ چھا رہا ہے　　گناہوں میں چھوٹا بڑا مبتلا ہے

پس اتنا زیادہ گناہ ہے دنیا میں، میڈیا ہے، انٹرنیٹ ہے، ٹی وی کے پروگرام ہیں، چیٹنگ ہے، ویب سائیٹس ہیں، Facebook ہے اور بھی بہت ساری چیزیں ہیں ان سب میں نیکی کی کم تعلیم ہوتی ہے گناہوں کی زیادہ باتیں ہوتی ہیں۔ تو ان چیزوں سے خود بھی بچنا اور دوسروں کو بچانا واقفین نَو کا کام ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے کہ شیطان ایک عرصے سے حکمران ہو رہا ہے۔ اب تمہارا کام ہے جو احمدی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان لیا ہے اس شیطان سے اپنے آپ کو بھی بچاؤ اور دنیا کو بھی بچاؤ۔ یہ بہت بڑا کام ہے بہت بڑی ذمہ داری ہے جو واقفین نَو کی لگائی گئی ہے۔ پھر واقفین نَو کے حوالہ سے جو باقی مضامین ہیں مختصر یہ کہ ہر واقف نَو یہ عہد کرے کہ مَیں نے ایک تو اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ وفا کرنی ہے اور وفا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے مجھے پیدا کیا ہے وہ کیا ہے۔ اس کی عبادت کرنا۔ کبھی اپنی پانچ نمازیں نہیں چھوڑنی۔ میرے سامنے جتنے بچے بیٹھے ہوئے ہیں دس سال سے بڑی عمر کے ہیں۔ جو چھوٹے سے چھوٹا ہے وہ بھی دس سال سے اوپر ہے۔ اور دس سال کی عمر وہ ہے جس میں نمازیں فرض ہو جاتی ہیں۔ اور اس میں تو کوئی رعایت نہیں ہے بلکہ دس سال کے بعد سختی کرنے کا حکم ہے ایک دو سال تک ماں باپ کوئی ایک آدھ چپیڑ مار بھی دیں کہ تم نے نماز نہیں پڑھی تو برداشت کر لیا کرو۔ اور جو جوان ہیں انہیں خود ہوش ہونی چاہئے۔ بارہ سال کے جو ہو جاتے ہیں پانچ نمازیں جو فرض ہیں ان کو پڑھنا ضروری ہے۔ سکول میں جاتے ہو آجکل سردیاں ہیں اور وقت نہیں ملتا یا تو سکول والوں سے کہو کہ ایک ڈیڑھ بجے جو بریک ہوتی ہے اس میں وقت دے دیں کہ ہم نماز پڑھ لیں۔ سکول میں دونوں نمازیں جمع کر لیا کرو کیونکہ ساڑھے تین پونے چار کے بعد تو نماز کا وقت ہی نہیں رہتا۔ اس لئے نمازوں کو کبھی نہ چھوڑو۔ پانچوں نمازیں پوری پڑھنی ہیں۔ دوسرے وفا کا تقاضا ہے کہ دین کا علم سیکھو اور دین کا علم قرآن کریم پڑھنے سے آتا ہے جو بڑے ہو گئے ہیں وہ بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہئے جب تک آپ قرآن کریم کی تلاوت نہ کر لیں۔ کم از کم ایک رکوع ہر روز پڑھا کریں۔ چاہے تھوڑا وقت ہی ہو۔ پھر وفا کا تقاضا یہ ہے کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے ان سے ایک مضبوط تعلق پیدا کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تمام دنیاوی رشتوں سے زیادہ میرے سے رشتہ محبت پیدا کرو۔ اور اس کا طریقہ یہی ہے کہ آپ کی کتابیں پڑھو۔ جو کتابیں جرمن میں ترجمہ ہو گئی ہیں ان کو پڑھو، جو نہیں ہیں وہ ماں باپ سے کہو کہ پڑھ کر سنائیں۔ تمہارے ساتھ ساتھ ماں باپ کو بھی پڑھنے کا شوق پیدا ہو جائے گا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے یہ بہت خوبصورت بات کہی ہوئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ شخص ہیں جن پر فرشتے اترتے تھے اور آپ کی کتابیں وہ ہیں جو اس طرح فرشتوں کی راہنمائی میں لکھی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی میں مکمل کی گئیں۔ آپ پر فرشتے اترتے تھے اور جو لوگ ان کو پڑھتے ہیں اگر سنجیدہ ہو کر پڑھیں تو ان پر بھی فرشتے اترنے لگ جاتے ہیں یعنی ان کو نیکیوں کی طرف تلقین کرتے ہیں۔ پس جو اثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کا ہے وہ کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔

حضور انور نے فرمایا: آپ لوگ بڑے ہو گئے ہیں 18,16,15 سال کے۔ پھر وقف نَو کا کورس کر لینا اور اس میں بھی 50% بچوں میں 50 فیصد کورس کر لینا یہ تو کوئی کمال کی بات نہیں ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کو سو فیصد کورس مکمل کرنا چاہئے۔ اور وہ معمولی سا کورس ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں پڑھیں۔ قرآن کریم کی کمنٹری ہے۔ انگلش جن کو پڑھنی آتی ہے وہ انگلش میں 5 Volum کمنٹری پڑھیں۔ چھوٹے بچے جو ہیں وہ ترجمہ سیکھنے کی کوشش کریں۔ مَیں نے وقف نو U.K کے اجتماع میں کافی ساری ہدایات دی تھیں وہ بھی جرمن میں اور اُردو میں پرنٹ کروا کر آپ کو سامنے رکھنے چاہئیں۔ دو مختلف اجتماعوں میں ہدایات دے چکا ہوں۔ پس ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ چھوٹے بچے بھی، بڑے بھی جس طرح آپ بڑے ہوتے جا رہے ہیں آپ لوگوں کی ذمہ داریاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ وفا کا معیار جو ہے وہ بڑھتا چلا جانا چاہئے۔

✿......ایک واقف نو طلحہ احمد بٹ نے عرض کیا کہ دو باتیں بتانی تھیں۔ پہلی یہ کہ حضور کا شکریہ ادا کرنا تھا۔ حضور جرمنی آئے ہیں اور ہمیں اس کلاس کا موقع دیا ہے۔ مجھے بہت ہی خوشی ہو رہی ہے۔ ہمیں آپ کا چہرہ دیکھ کر آپ کی باتیں سن کر بہت خوشی ہوئی ہے۔ دوسری بات یہ کہ باہر سردی ہے آپ اپنا لباس گرم رکھیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ۔ جزاک اللہ۔

حضور کے دریافت فرمانے پر طلحہ احمد نے بتایا کہ وہ 16 سال کا ہے۔ والد کا تعلق جہلم سے ہے اور والدہ کا ربوہ سے۔ اس وقت میں Gymnasium جا رہا ہوں اور آئندہ میں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں۔ میرے لئے دعا کریں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: ۔ ماشاء اللہ۔ ڈاکٹر بننے کے لئے کیمسٹری اور بائیالوجی میں دلچسپی ہونی چاہئے۔

ایک بات تو تمہارے اپنے لئے ہے اگر تم عمل کرو تو تمہارا فائدہ ہوگا۔ دوسری بات میرے لئے مَیں عموماً عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

✿......ایک بچے کی طرف سے یورپین پارلیمنٹ میں کئے جانے والے خطاب سے متعلق سوال پر جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: ۔ مَیں خطاب کرنے کے بعد نکل کر سیدھا جرمنی میں آ گیا۔ بہرحال اب تأثرات آئیں گے وہ ہمارا پریس سیکشن بھی شائع کرے گا یا اپنی پریس ریلیز میں دے دے گا۔ ماجد صاحب رپورٹ تیار کر رہے ہیں بعد میں لکھیں گے اگر اُردو پڑھنی آتی ہے تو الفضل میں پڑھ لینا اور اگر نہ پڑھنی آتی ہو تو کسی سے سن لیں۔ لیکن بہرحال جو دو تین مجھے پتہ لگے ہیں وہ یہی ہیں کہ انہوں نے کہا ہے کہ بڑا اچھا ہے۔ ایک تأثر یہ بھی تھا کہ یہ Message جو یورپ کو دیا ہے بڑا Bold Message ہے ہمت والا Message ہے اور اس کی ضرورت بھی تھی۔ جو تین Message تھے کہ اسلامی نقطہ نظر سے اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ دنیا متحد ہو جائے۔ کرنسی اور فری بزنس اور ٹریڈ میں بھی دنیا کو ایک ہونا چاہئے۔ اور امیگریشن میں بھی ایسی پالیسیاں بنیں کہ دنیا ایک ہو جائے۔ CNN نے اپنی ویب سائٹ پر یہ تینوں باتیں لکھ کر ساتھ نام لکھ کر اور میری تصویر دے کر اس پر لکھ دیا ہے Quote of the day اتنی اہمیت دی ہے۔ تو باقی تأثرات لوگوں کے اچھے ہی ہیں۔

✿......ایک بچے کے مالی بحران کے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: ۔ جو کوششیں ہو رہی ہیں ان میں یہ لوگ کتنے Sincere ہیں اس کو میں نے Capitol Hill امریکہ میں ان کی کانگرس کے لیڈرز کے سامنے جو ایڈریس کیا تھا اس میں ان کو کہا تھا کہ تمہاری جو طاقتوں کی کوششیں ہیں ٹھیک نہیں ہیں۔ اسی طرح تھوڑا سا اشارہ میں نے یورپین پارلیمنٹ میں بھی کیا۔ ان کو بھی میں نے کہا تھا کہ تمہاری کوششیں کیا ہیں۔ تم لوگ صحیح طرح کسی کی مدد نہیں کرتے۔ مجھے بتاؤ اگر تم اپنی کوششوں میں Sincere ہوتے تو امریکہ میں مَیں نے ان کو یہ کہا تھا کہ کوئی ایک غریب ملک مجھے دکھاؤ جس کو تم نے اس کی Economy کو بہتر کرنے کی سنجیدگی سے کوشش کی ہو اور وہ Developed Nation میں تمہارے مقابل پر آ گئی ہو۔ کوششیں اسی طرح کرتے ہیں، عراق میں Development ہو رہی تھی، عراق بڑی ترقی کر رہا تھا تو وہاں بمبارمنٹ کر کے تباہ کر دیا۔ تیل پر قبضہ ہو گیا۔ لبنان اس سے پہلے ترقی کر رہا تھا، بیروت جو تھا پیرس بن رہا تھا ترقی کے لحاظ سے بن جاتا ٹھیک ہے بے حیائی کے لحاظ سے نہ بنتا، تو اس کو تباہ کر دیا اس سے پہلے۔ پھر قاہرہ ترقی کر رہا تھا اس کو بھی تباہ کر دیا۔ جو غریب ملک ترقی کر رہے ہیں ان کو ترقی کرنے نہیں دیتے۔ اسی طرح میں نے ان کو یہ بھی کہا تھا کہ یہ بتاؤ کہ تم لوگ کہتے ہو کہ وہاں کی حکومتیں کرپٹ ہیں ٹھیک ہے حکومتیں بھی کرپٹ ہیں جو صحیح نہیں کرتیں لیکن تم ان حکومتوں کی کرپشن کو دیکھتے ہوئے بھی کہ وہ کرپٹ ہیں پھر بھی ان کی مدد کرتے رہے۔ جب تک تمہاری ڈکٹیشن پر وہ چلتے رہے تمہاری مرضی سے وہ چلتے رہے تم ان کی مدد کرتے رہے جب انہوں نے تمہاری مرضی قبول کرنی بند کر دی تو چھوڑ دیا۔ یہی حال اب Syria شام میں ہو رہا ہے۔ یہ لوگ تو Sincere ہیں ہی نہیں۔ باقی بات وہی ہے جو آپ نے کی ہے کہ جب ایسی باتیں ہوں فساد بھی ہوں تو پھر تباہیاں آیا کرتی ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے مسلمان بھی تو اسی ڈگر پر چل رہے ہیں۔ تو یہ جو تباہی آئے گی وہ ساری دنیا کے لئے آئے گی۔ اور پھر انشاء اللہ دین کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ اور وہ دین کی طرف توجہ جو پیدا ہو گی وہ زمانے کے امام کی اسلام کی صحیح تعلیم ہے اس تعلیم کی طرف توجہ پیدا ہو گی اس لئے آپ واقفین نَو کی زیادہ ذمہ داری ہے کہ آئندہ جو زمانہ آنے والا ہے اس میں آپ لوگوں نے دنیا کو صحیح گائیڈ کرنا ہے۔

✿......ایران اور شام سے متعلق سوال کے جواب پر فرمایا: ۔ یہ بھی میں Capitol Hill امریکہ میں کانگریس مین کو بیان کر چکا ہوں کہ بلاک بن رہے ہیں۔ پیس (Peace) کے بارے میں ایڈریس کئے ہوئے ہیں وہ پڑھ لو اور یہ بلاک جو بن رہے ہیں اس میں پھر یہی ہوگا کہ جنگ عظیم ہو گی۔ صرف ایران نہیں، ایران سے ابھی کیونکہ وہ دور ہے کچھ گھرا ہوا ہے کچھ اور مسائل ہیں۔ اس لئے ایران سے پہلے Syria پر حملہ کرنا چاہیں گے۔ حملہ بھی کریں گے مسلمان ملکوں کے ذریعے سے۔ ترکی کے ذریعے سے Syria پر حملہ کروائیں گے پھر جنگ شروع ہو گی۔ یہ جنگ پھیلے گی ایران کی طرف آئے گی رشیا اور چین ایران کی سائیڈ لیں گے امریکہ اور یورپ دوسرے ممالک کی سائیڈ لے گا۔ دو بلاک بن جائیں گے۔ جس طرح یہ کہتے ہیں Claim کرتے ہیں کہ ایران کے پاس ایٹم بم ہے اور ایران اس کا انکار کرتا ہے کہ ہمارے پاس ایٹم بم نہیں ہے۔ اگر بالفرض ہے تو پھر وہ جو مر رہا ہو Frustrated ہو یہ نہیں دیکھتا کہ آگے کون ہے اور کون نہیں۔ جو دل میں آتی ہے کر جاتا ہے۔ تو وہی حال ہو گا ان ملکوں کا۔ تو میں اس لئے ان کو کہتا ہوں کہ تم لوگ کچھ عقل کرو۔ کیونکہ پہلے امریکہ ایک تھا جس کے پاس ایٹم بم تھا اس نے جاپان کے اوپر Second World War میں دو ایٹم بم گرائے اور لاکھوں لوگوں کو مار دیا ہے۔ میں نے وہ ہیروشیما کا علاقہ جا کر دیکھا ہے وہاں انہوں نے ایک گھر Preserve کیا ہوا ہے۔ کنکریٹ کا سارا گھر پگھل کر نیچے آیا ہوا ہے۔ وہ اتنی طاقت کا بھی بم نہیں تھا۔ اب ہر چھوٹے ملک کے پاس بھی بم ہے اور ایسے ملکوں کے بھی پاس ہے جن میں عقل بھی نہیں ہے۔ اندازہ کر لو کہ پھر کیا خوفناک نتیجہ نکلے گا۔ دنیا اپنے آپ کو خود تباہ کر رہی ہے اس لئے دعا کرو کہ تباہی سے بچ جائیں اور اگر یہ خدانخواستہ ہو گیا تو اس کے بعد جو نیک لوگ ہوں گے وہ بہرحال بچ جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ؎

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے　　جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

تو یہ چیزیں ہیں اس لئے تم لوگوں سے کہتا ہوں کہ نیکیوں کی طرف آؤ، نمازوں کی طرف آؤ، اللہ سے دل لگاؤ تا کہ نیک لوگ بچ کر پھر دنیا کی اصلاح کا کام کریں۔

❁......ایک واقف نو بچے نے بتایا:۔مَیں لندن ایک لڑکے کے ساتھ حضور سے ملنے آیا تھا حضور نے فرمایا تھا کہ وہ مسلمان ہو جائے گا۔ وہ الحمدللہ مسلمان ہو گیا ہے۔اس کو دو خوابیں بھی آئی ہیں اب احمدیت کی طرف نہیں آ رہا۔اس کے لئے دعا کریں۔ وہ خود کہتا ہے اور کوئی اسلام ہے ہی نہیں۔اس پر حضور نے فرمایا:۔اس سے کہو کہ تم مسلمان کس لئے ہوئے ہو احمدیوں سے متأثر ہو کر مسلمان ہوئے ہو۔اسلام اگر اور کہیں نہیں ہے تو پھر جس رستے کو دکھایا اس طرف چل پڑے ہو اور آدھے رستے میں آ کر رک گئے ہو۔اصل عقلمند تو وہ ہوتا ہے جو اپنی منزل پر پہنچنے کی کوشش کرے۔ یہ نہیں کہ آدھے راستے میں رُک کر دور سے کہے کہ میں نے دیکھ لیا۔ وہ منزل نظر آ رہی ہے بڑا اچھا ہے۔

اسلام یہ ہے کہ اس کو پورا مانا جائے۔اور پورا ماننے کے لئے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعودؑ،مہدی معہود کی جماعت میں شامل ہوجانا۔اس کو جا کر میرا اسلام کہنا۔ تو یہ سلام دور دور سے کہہ دینا ٹھیک نہیں۔سلام پہنچانا ہے تو قبول کر کے سلام پہنچاؤ۔

حضور انور نے فرمایا:۔اس کو سمجھاؤ کہ عقل تمہیں احمدیت نے دی اب اپنی منزل تک پہنچو۔

حضور انور نے فرمایا بیلجیئم میں ایک دہریہ شخص تھا اس کو خدا پر یقین احمدیوں نے دلوایا۔ جب اس کو Existence of God کا پتہ لگ گیا تو کہنے لگا مَیں اب کسی اور جگہ جاؤں تو اُس سے بہتر ہے کہ مَیں احمدی ہوتا ہوں۔ عقل کا تقاضا یہ ہے اس سے بھی کہو کہ جنہوں نے تمہیں عقل دی اس سے تم پرے ہٹ رہے ہو۔اس لئے کہ بعض پابندیاں جماعت احمدیہ میں ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اِس کے قریبی احمدی لوگ ہوں جو اس پر اچھا اثر نہیں ڈالتے ہوں گے۔لیکن تعلیم اس کو اچھی لگی۔اِس سے کہو اگر تم باہر جا کر دیکھو گے تو اگر احمدیوں میں 20 فیصد اچھے نہیں ہیں تو باہر جا کر تمہیں 80 فیصد ایسے لوگ نظر آئیں گے جو غلط کام کر رہے ہیں اس لئے احمدیت کی طرف ہی آنا پڑے گا۔اسلام یہ ہے کہ اس کو پورا مانا جائے۔اور پورا ماننے کے لئے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعودؑ، مہدی معہود کی جماعت میں شامل ہوجانا۔اس کو جا کر میرا اسلام کہنا۔تو یہ سلام دور دور سے کہہ دینا ٹھیک نہیں۔سلام پہنچانا ہے تو قبول کر کے سلام پہنچاؤ۔

واقفین نَو کی یہ کلاس سات بجے تک جاری رہی۔اس کلاس میں جرمنی کے شمالی علاقہ جات کے بارہ سال سے بڑے 210 واقفین نے شمولیت کی سعادت پائی۔

کلاس واقفات نو

سات بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ واقفات نَو کی کلاس شروع ہوئی۔اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل نصائح فرمائیں۔

ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

کلاس واقفات نَو ہمبرگ جرمنی

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ لوگوں نے بڑا اچھا پروگرام رکھا تھا لیکن اس کو یاد رکھنا بھی بہت بڑا کام ہے۔ترانے میں تو یاد رکھ لیا اب گھر جا کر یاد رکھتے ہو کہ نہیں، یہ نہیں پتہ۔

حضور انور نے فرمایا: تلاوت یہ کی تھی کہ ہم وہ لوگ ہیں یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (التوبۃ: 71) کہ جو اچھی باتیں ہیں ان کی ہم تبلیغ کرتے ہیں بتاتے ہیں، ہدایت کرتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔اچھی باتوں کے بتانے والے وہی لوگ ہوسکتے ہیں جو خود اچھے کام کر رہے ہوں اور برے کاموں سے روکنے والے بھی وہی لوگ ہوسکتے ہیں جو خود برے کاموں سے رک رہے ہوں۔ ہر واقفہ نو کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے۔ایک پہلی بات تو یہ ہے کہ ایک احمدی بچی، ایک احمدی لڑکی ایک احمدی عورت کا فرض ہے، ہر ایک کا فرض ہے کہ ہر احمدی دوسروں سے (یعنی غیروں سے) مختلف ہو لیکن واقفہ نو جو ہے اس میں اور ایک عام لڑکی میں بڑا فرق ہونا چاہیے۔آپ لوگوں نے اپنے آپ کو وقف کیا ہے یا بچپن یا پیدائش سے پہلے آپ کے ماں باپ نے آپ کو وقف کیا ہے اور پندرہ سال کے بعد اپنے اپنے بانڈ کو renew کیا، اور وقف کیا ہے تو ہمیشہ یہ خیال رکھیں کہ جوانی کی عمر میں قدم رکھنے کے بعد آپ لوگوں کو ان چیزوں کی تلاش کرنی چاہیے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں۔نیکیاں کون سی ہیں؟ اللہ تعالیٰ کہتا ہے نیکیاں وہ ہیں جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہیں۔ برائیاں کون سی ہیں؟ وہ برائیاں جو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہیں۔پس نیکیوں کو اختیار کرنا، برائیوں سے رُکنا یہ خاص طور پر وقفِ نَو کا کام ہے اور نیکیوں کی تلاش کہ کون کون سی نیکیاں ہیں، برائیوں کی تلاش کہ کون کون سی برائیاں ہیں، یہ معلوم کرنے کے لیے آپ لوگوں کے لئے قرآن کریم کا پڑھنا ضروری ہے۔قرآن کریم کی صرف تلاوت نہیں بلکہ اس کا ترجمہ بھی سیکھنا ضروری ہے۔

پس ایک تو یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ قرآن کریم صرف ناظرہ نہ پڑھ لیا کریں بلکہ اس کا ترجمہ بھی ساتھ پڑھیں۔اس کی کمنٹری بھی پڑھیں جہاں جہاں available ہے تا کہ آپ کو پتہ لگے کہ آپ کے کام کیا ہیں۔آپ کی duties کیا ہیں۔عام لڑکی کی طرح آپ کی ڈیوٹی یہ نہیں ہے کہ فیشن کرلیا اور بس ختم ہو گیا۔یا یہ ڈیوٹی نہیں ہے کہ لجنہ کے کام کے لیے ہفتے میں ایک گھنٹہ آ کر دفتر میں بیٹھ گئے یا لجنہ کا کام اپنے حلقہ میں کرلیا بلکہ پوری ذمہ داری واقفہ نو کی یہ ہے کہ ہر وقت یہ خیال رکھے کہ اس نے لوگوں کے لیے نمونہ بننا ہے۔اور 24 گھنٹے کی یہ ڈیوٹی ہے۔نمونہ گھر میں بھی، نمونہ بہن بھائیوں کے لیے بھی، باہر بھی نمونہ بننا ہے اور دوسرے احمدیوں کے لیے نمونہ بننا ہے۔پس اس بات کو مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں مَیں دوبارہ کہتا ہوں اس کو یاد رکھیں تبھی آپ لوگ صحیح کام کرنے والی ہوسکتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: حدیث بھی آپ نے پڑھی ہے اور یہ ترانہ بھی پڑھا ہے کہ اطاعت کرنی ہے حدیث میں آپ نے یہ پڑھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ہر حالت میں اطاعت کریں گی۔سنیں گی اور اطاعت کریں گی۔جیسے مرضی حالات ہو جائیں اور آگے یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں دیکھیں کتنی حکمت ہے۔فرمایا: بعض لوگوں کو بڑے شکوے پیدا ہو جاتے ہیں کہ صدر نے یا فلاں سیکرٹری نے یا فلاں نے اس لڑکی کو زیادہ لفٹ کرا دی اس سے کام لے لیا ہمارے سے نہیں لیا اور دور ہٹ گئے۔

حضور انور نے فرمایا: عمومی طور پر ایک مسلمان کے لیے ایسا کرنا درست نہیں پھر اس زمانے میں احمدی مسلمان کے لیے اور اس سے بڑھ کر واقفہ نو کے لیے یہ معیار ہونا چاہئے کہ چاہے اپنے افسروں سے یا اپنے عہدیداروں سے شکوے بھی ہوں تب بھی آپ نے کامل اطاعت کر کے اپنا جو مقصد ہے وقفِ نو کا اس کو پورا کرنا ہے۔دل میں شکوہ نہیں لانا۔کوئی برائی کرتا ہے تو دل میں شکوے آتے ہیں دل میں خیال پیدا ہوتا ہے لیکن وہ خیال جو پیدا ہوتا ہے اس کو جماعتی کاموں کے لیے روک نہیں بننا چاہیے۔آپ لوگوں کی نیکیوں میں کمی کرنے کا باعث نہیں بننا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ ہمیشہ یاد رکھیں سچی اطاعت وہ ہے جو باوجود اس کے کہ آپ سے اچھا سلوک نہ ہو تب بھی کرنی ہے۔یہی اس حدیث میں پڑھایا گیا ہے۔پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی یہ کہا ہے کہ اگر مصیبتوں کے پہاڑ بھی ٹوٹ پڑیں تو اللہ تعالیٰ کو نہیں چھوڑنا۔اللہ کو پکڑ لیں تو سارے مسئلے حل ہو جائیں گے۔اگر دنیا والوں سے آپ نے کچھ نہیں لینا: نہ آپ کو اپنی کسی سیکرٹری وقفِ نوَ سے کچھ لینا ہے: نہ آپ کو اپنی کسی صدر سے کچھ لینا ہے: نہ آپ کو اپنے کسی اور عزیز رشتہ دار سے کچھ لینا ہے۔دنیاوی چیزیں جو لینی ہیں وہ بھی خدا تعالیٰ سے ہی لینی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرلو: نمازوں میں باقاعدگی پیدا کرو، قرآن کریم پڑھو اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ایسا تعلق ہو جائے کہ پھر اللہ تعالیٰ تمام ضرورتیں پوری کرنے لگ جائے۔پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی کتابیں انگلش جن کو پڑھنی آتی ہے وہ انگلش میں جو ترجمہ ہے وہ پڑھیں، جن کو جرمن آتی ہے وہ جرمن میں جو ترجمہ ہے وہ پڑھیں۔زیادہ تراجم نہیں ہیں تو بار بار ان کو پڑھیں۔ ہر بار جب آپ پڑھیں گی تو آپ کے علم میں اضافہ ہوگا۔اس لیے اس بارے میں خاص طور پر بہت زیادہ کوشش کریں۔آپ کا اٹھنا بیٹھنا، رہن سہن، کپڑے لباس، حجاب، جو جوان ہوگئی ہیں تیرہ، چودہ سال کی ہوگئی ہیں وہ دوسروں سے مختلف ہونی چاہئیں۔ بلکہ نمونہ ہونا چاہیے۔یہ نہ دیکھیں کہ فلاں لڑکی تو فیشن کررہی ہے یا میری فلاں بہن فیشن کررہی ہے میری اماں اس کو کچھ نہیں کہتیں، اور مجھے کہتی ہیں کہ تم اپنے آپ کو ڈھانک کر رکھو۔ یا فلاں لڑکی فیشن کررہی ہے اور وہ فلاں عہدیدار کی بیٹی ہے اور مجھے کہتے ہیں وقفِ نو والے کہ تم زیادہ ایسا فیشن نہ کرو۔فیشن کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے لیکن ایسا فیشن جس سے آپ لوگوں کی جو حیا ہے اس پر اثر پڑتا ہو وہ فیشن نہیں کرنا چاہیے۔اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے حجاب کا، برقعے کا، تو ایک عمر کے بعد تو وہ پہننا چاہیے۔بغیر شرمائے پہننا چاہیے۔یہ نہ دیکھو کہ فلاں صدر صاحبہ یا فلاں سیکرٹری صاحبہ کی بیٹی نے نہیں پہنا تھا یا فلاں جماعت کے عہدیدار کی بیٹی نے نہیں پہنا ہوا۔ان کو چھوڑو۔تم نے ان کی بھی اصلاح کرنی ہے اور اپنی ہم عمر لڑکیوں کی بھی اصلاح کرنی ہے اور اپنے سے بڑی جو ہیں ان کی بھی کرنی ہے۔اس لیے آپ لوگوں نے نمونہ بننا ہے۔تبھی آپ کا وقف جو ہے حقیقی وقف شمار ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ حضرت مصلح موعودؓ نے جو نظم لکھی ہے۔اس میں بھی یہی لکھا ہے خلاصہ اس کا یہی ہے کہ جو مرضی حالات ہو جائیں اسلام کی حقیقی تعلیم ایک احمدی میں ہونی چاہیے۔اور وہ احمدی جس کے ماں باپ نے یہ عہد کیا ہو کہ یہ بچہ میرا یا بچی میری احمدیت کی خدمت کرے گی اور پھر پندرہ سال کے بعد آپ خود عہد کرتی ہیں کیونکہ اکثر میں دیکھ رہا ہوں کہ تیرہ چودہ سے اوپر کی لڑکیاں ہی ہیں اور بعض اس سے بڑی بھی ہونگی۔آپ لوگوں نے حقیقی تعلیم کا نمونہ بننا ہے۔اِس کے لیے رستے تلاش کریں اور جو مریم رسالہ یہاں آتا ہے؟ انٹرنیٹ پر آتا ہے تو اس کا کوئی ایشو نکال کر اس سے مواد لے لیا کریں وہ جرمن زبان میں بھی یہاں ترجمہ کر کے ایک رسالہ یہاں شائع کر سکتے ہیں۔آپ لوگ جرمن اور اردو میں کریں تا کہ ان کو بھی سمجھ آ جائے۔تو زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرنے کی کوشش کرو۔قرآن کریم کا علم حاصل کرو۔

پہلی بات نمازیں ہیں، اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے۔دوسری بات، قرآن کریم پڑھنا اس میں سے اچھائیوں کو نکال کر اپنے اوپر لاگو کرنا اور برائیوں سے بچنا۔تیسری بات حضرت مسیح موعود کی کتابوں کو تفصیل سے پڑھو۔تمہیں پتہ لگے کا کہ قرآن کی تعلیم کا مطلب کیا ہے۔چوتھی بات میرے خطبے جو مَیں دیتا ہوں ان کو باقاعدگی سے سنو۔اور ان پر عمل

کرنے کی کوشش کرو۔ میری تقریریں جو لجنہ میں کی ہیں انہیں سنو۔ لباس ہے حیا ہے، پھر میں بہت سی مختلف ہدایتیں حالات کے مطابق دیتا ہوں۔ انٹرنیٹ پر چیٹنگ ہے اس سے منع کیا۔ فیس بک پہ مَیں نے منع کیا کیونکہ اس سے غلط باتیں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ گناہ نہیں ہے، لیکن یہ چیزیں غلط کاموں کی طرف لے جاتی ہیں۔ پروگرام بہت سارے ٹی وی پر آتے ہیں ان ملکوں میں گندے ہوتے ہیں ان کو کبھی نہ دیکھو۔ اپنا مقصد صرف یہ رکھو کہ ہم واقفاتِ نو ہیں۔ ہم نے دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ دنیا کی اصلاح کرنے کے لیے بہت بڑی تبدیلی پہلے اپنے اندر پیدا کرنی پڑے گی۔ پھر ہی اصلاح کر سکتے ہو۔ اسکے بغیر نہیں۔

۞......ایک واقفہ نو بچی نے بتایا میں کمپیوٹر سائنس پڑھ رہی ہوں اور اپنے لئے دعا کی درخواست کی کہ میرا اس سال رشتہ ہوا ہے تو اللہ تعالی ہمارے رشتے کو بابرکت کرے اور ہمیں تقوی اختیار کرنے والا بنائے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اچھا اللہ بابرکت کرے۔

۞......ایک اور واقفہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور میں نے اپنی بہنوں کا پیغام آپ تک پہنچانا تھا وہ وقف نو نہیں ہیں۔ تو انکا بھی دل چاہتا ہے کہ ان کی بھی حضور کے ساتھ کلاس ہو۔ جواب میں حضور ایدہ اللہ تعالی نے فرمایا وقف نو نہیں ہیں تو کس طرح کلاس ہو۔

۞......ایک واقفہ نے سوال کیا۔ حضور ہمارے مارچ کے مہینے میں Abitur کے فائنل امتحان ہوں گے۔ مَیں نے اس کے بعد ارادہ کیا تھا کہ Abitur مکمل کرنے کے بعد ٹیچر بنوں۔

تو اس پر **حضور انور نے فرمایا** ٹیچر بنا لیکن یہاں جو ٹیچر ز ٹریننگ سکول ہیں سنا ہے بعض جگہوں پہ حجاب وغیرہ پہننے نہیں دیتے آپ لوگوں کے ریجن میں ایسا ہے تو پھر احتیاط کرو کسی دوسری جگہ جا کر پڑھو۔

۞......ایک اور بچی نے سوال کیا حضور آپ آج آئے تھے مہدی آباد تو آپ کو کیسا لگا تھا؟

حضور نے جواب میں فرمایا کیسا لگا تھا؟ برف پڑی لگی تھی۔

۞......ایک اور واقفہ نے دعا کی درخواست کرتے ہوئے کہا میرا رشتہ ہوا ہے تو میرے لئے دعا کریں۔

اس پر حضور ایدہ اللہ تعالی نے فرمایا اچھا اللہ تعالی مبارک کرے۔ یہ جن کے رشتے ہوئے ہیں ناں۔ اللہ تعالی ان سب کے رشتے مبارک کرے اور صبر سے حوصلے سے اپنے رشتوں کو نبھانے کی کوشش کرنا۔ اپنی طرف سے کوئی پہل نہ کرنا۔ موقع نہ دینا۔ نہ اپنے خاوند کو۔ نہ اپنے سسرال کو کہ وہ انگلی اٹھا کے یہ کہیں کہ اس لڑکی نے یہ کیا تھا اور وہ کیا تھا۔ جو اپنی کوشش ہو سکتی ہے رشتوں کو نبھانے کے لئے وہ کوشش کرو۔ یہ بڑی فکر کی بات ہوتی ہے کہ بعض دفعہ رشتے ہوتے ہیں اور ٹوٹ جاتے ہیں۔

۞......ایک واقفہ نَو نے عرض کیا۔ 9/اکتوبر کو بیٹا پیدا ہوا تھا جو یکم نومبر کو فوت ہو گیا اس کے دل کا problem تھا۔

حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو نعم البدل عطا فرمائے۔ انشاءاللہ

۞......ایک واقفہ نے سوال کیا۔ ایک لڑکی جو عموماً حجاب لیتی ہے تو جب رشتے کے لئے تصویر بھیجی جاتی ہے تو پھر اس میں حجاب نہیں ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا۔ رشتے کے لئے تصویر انٹرنیٹ یا فیس بک پر تو نہیں لگانی اگر کسی جگہ سے رشتہ آتا ہے تو خود آ کر دیکھ لیں اگر کسی دوسرے ملک میں تصویر بھیجنی پڑتی ہے تو کسی ذمہ دار رشتہ دار یا عزیز کے ہاتھ بھجوائیں جماعتی عہدیدار کے ہاتھ، تا کہ وہ جائے اور دکھا کر واپس آ جائے۔ یہ نہیں کہ اس تصویر کا غلط استعمال شروع ہو جائے۔

۞......ایک واقفہ نو نے سوال کیا۔ جب امام صاحب قصر نماز پڑھا رہے ہوں۔ دو رکعت کے بعد جب وہ سلام پھیریں تو مقامی لوگ بھی تشہد کے بعد دعائیں پڑھیں یا چپ رہیں؟

حضور انور نے فرمایا۔ اصل چیز فرض نماز ہے۔ فرض نماز کے لئے اگر آپ لیٹ آئی ہیں تو اپنی باقی رکعتیں پوری کرو۔ اگر امام مسافر ہے جیسے میں پڑھا دیتا ہوں۔ میں دو رکعت پڑھتا ہوں تو پیچھے والے جو لوکل ہیں، وہ اپنی 4 رکعات پوری کریں۔ باقی مَیں اگر بیٹھ کے دعا کرتا ہوں تو وہ دعائیں فرائض میں داخل تو نہیں ہیں۔ یہ تو ایک دفعہ غریب لوگ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ ہم غریب ہیں اور یہ جو امیر لوگ ہیں، ہم جہاد میں شامل ہوں تو یہ ہم سے بڑھ کے شامل ہوتے ہیں۔ ہم تو مانگ کر تلوار یا گھوڑا لے کر جاتے ہیں، یہ تو گھوڑے بھی دے دیتے ہیں تلواریں بھی دے دیتے ہیں جہاد میں بھی شامل ہو جاتے ہیں، چندے بھی دیتے ہیں، عبادتیں بھی ہماری طرح کر لیتے ہیں تو ان کو ہمارے سے زیادہ ثواب مل رہا ہے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا مَیں طریقہ بتاتا ہوں کہ تم نماز کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ 33,33 دفعہ اور 34 دفعہ اللہ اکبر پڑھا کرو تو کچھ دنوں کے بعد جب امیروں نے دیکھا کہ یہ غریب نماز کے بعد بیٹھ کر تسبیح کر رہے ہوتے ہیں تو انھوں نے بھی اس طرح کرنا شروع کر دیا۔ پھر وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ انہوں نے بھی یہ نیکی کا کام شروع کر دیا ہے اب ہم کیا کریں؟ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے آگے بڑھا دیا میں اس کو کس طرح پیچھے روک سکتا ہوں؟

تو یہ جو تسبیح و تحمید ہے، تمہیں کیا پتہ میں کیا پڑھ رہا ہوں؟ کیا نہیں پڑھ رہا؟ فرض تو نہیں ہے۔ تم لوگ اپنی نماز پوری کرو۔ اگر پڑھنا چاہو تو پڑھو، نہیں پڑھنا چاہتے تو نہ پڑھو لیکن فرض نماز بہر حال پوری کرنی ہے۔

۞......ایک سوال کے جواب پر **حضور انور نے فرمایا**: سچی خواب چوروں ڈاکوؤں کو بھی آجاتی ہیں۔ خواب آنا تو کوئی بڑی نیکی کی بات نہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ بڑی نیکی تو یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم دعائیں کرو اور نمازیں پڑھو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرو۔ یہ نیکی ہے تمھارے لئے۔ خوابیں دیکھنے سے کوئی نیک نہیں بن جاتا۔ یہ نہ سمجھو کہ سچی خوابیں آ گئیں ہیں تو مَیں نیک ہو گئی ہوں۔ سچی خوابیں نیک لوگوں کو بھی آتی ہیں اور جو برے ہوتے ہیں ان کو بھی آ جاتی ہیں۔ خواب کے اوپر کسی کو اپنے اوپر فخر نہیں کرنا چاہئے۔ جب سچی خواب آ جائے تو دعا ضرور کرو اور ضرورت سے زیادہ اِستغفار کرو کہ اللہ میاں نے مجھے خواب دکھائی اور پھر اسے سچا بھی کر دیا۔ تب نیکی پیدا ہوتی ہے۔

سچی خواب چوروں ڈاکوؤں کو بھی آجاتی ہیں۔ خواب آنا تو کوئی بڑی نیکی کی بات نہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ بڑی نیکی تو یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ تم دعائیں کرو اور نمازیں پڑھو قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرو۔ یہ نیکی ہے تمھارے لئے۔ خوابیں دیکھنے سے کوئی نیک نہیں بن جاتا

۞......ایک واقفہ نے سوال کیا۔ اگر آپ کسی کے نام کا صدقہ نکالیں تو کیا اس کا ہاتھ لگانا ضروری ہوتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا: تمہیں کوئی خواب کسی کے متعلق آئی ہے تو تم نے اس کے لئے صدقہ نکالنا ہے۔ وہ بندہ پاکستان رہتا ہے تو تم ہاتھ لگوانے کے لئے پہلے جہاز میں بیٹھ کے پاکستان جاؤ گی؟ تم اپنی طرف سے صدقہ دے دو اور اگر اس سے رابطہ ہے تو اس شخص کو بھی کہہ دو کہ صدقہ دے دو اور اگر اس میں توفیق نہیں ہے صدقہ دینے کی تو تم ہی دے دو۔ بس کافی ہے۔ ہاتھ لگوانا ضروری نہیں۔ ہاں! بچوں کو تو عادت ڈالنے کے لئے بچوں کا ہاتھ لگوا دینا چاہیے کہ ہم صدقہ دے رہے ہیں۔ اس سے ان میں بھی حِس پیدا ہوتی ہے کہ ہم نے بھی صدقہ خیرات کرنی ہے۔ اس سے اللہ تعالیٰ ثواب دیتا ہے۔

۞......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ اگر بچہ کوئی غلط کام کرے تو کیا اس کی سزا والدین کو بھی ملتی ہے؟

حضور انور کے دریافت فرمانے پر واقفہ نو نے بتایا کہ اس کے والدین کو جماعتی سزا ملی تھی۔

اس پر **حضور انور نے فرمایا**: اس کے ماں باپ کو یہ سزا ملی کہ ان سے چندہ نہیں لینا یا ان سے خدمت نہیں لینی؟ اس پر واقفہ نو نے کہا۔ جی یہ سزا ملی تھی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا۔ بات یہ ہے کہ ایک بچہ، کسی عہدیدار کا ہو، وہ غلط کام کرے۔ ایسا غلط کام، اتنی حد تک کرے کہ جماعت کو اس پر action لینا پڑے۔ جماعت خود action نہیں لیتی۔ وہ ایک رپورٹ بناتی ہے، وہ رپورٹ مجھے بھیجتی ہے اور خلیفہ وقت اس پر action لیتا ہے کسی کو سزا دیتا ہے کہ اس سے خدمت نہیں لینی۔ کسی کو سزا دیتا ہے کہ اس سے چندہ نہیں لینا۔ کسی کو سزا دیتا ہے کہ اس کو فنکشن پہ نہیں آنے دینا اگر اس نے بڑی لڑائی کی ہے تو بعض اوقات اخراج کی سزا بھی ہو جاتی ہے۔ اگر کسی کو بہت بڑی سزا ہو جائے کسی لڑکی کو، کسی بچے کو، تو اس کے ماں باپ کو جماعت کی خدمت اس لئے نہیں کرنے دی جاتی پھر لوگ کہیں گے کہ دیکھو! مثلاً اگر کوئی لجنہ کی سیکرٹری تربیت ہے۔ اس کی اپنی لڑکی نے یا لڑکے نے کوئی بہت غلط کام کیا۔ ایسا کام جو برداشت نہیں ہو سکتا اور اس کو سزا ملی۔

حضور انور نے فرمایا مجھے سزائیں دینے کا شوق نہیں۔ بڑی مجبوری میں سزا دیتا ہوں۔ اب اس کو اگر سزا ملی اور اس کی ماں یا باپ سیکرٹری تربیت یا صدر جماعت ہو تو لوگ کہیں گے اپنے گھر کی تو اصلاح نہیں کر سکا، ہماری اس نے کیا تربیت کرنی ہے۔ اِس لئے ان کو احساس دلانے کے لئے کہ تمہیں اپنے بچوں پر نظر رکھنی چاہیے۔ اس پہ ناراضگی نہیں ہوتی ہے لیکن ان کی بہتری اور جماعت کے مفاد کے لئے ان کو اس کام سے محروم کیا جاتا ہے۔ اس کی سزا کی نوعیت اور بچے کی سزا کی نوعیت میں فرق ہے۔ مقصد دونوں کا اصلاح ہے۔ اگر اصلاح لڑکے کی ہو جاتی ہے تو اس کی معافی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ لڑکے بگڑ جاتے ہیں اور ماں باپ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارے ہاتھ میں ہی نہیں ہیں۔ جوان ہو گیا ہے یا لڑکی جوان ہو گئی ہے ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ ہم نے کوئی دخل نہیں دیا۔ مہینے دو مہینے بعد یہ چیز ثابت ہو جاتی ہے کہ ماں باپ کی اس میں کوئی دخل اندازی نہیں تھی تو ان سے خدمت لی جاتی ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اگر کوئی تربیت کا شعبہ اس کے پاس تھا تو وہ خدمت نہ لی جائے، کوئی اور لی جائے۔ لیکن کام لیا جا سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: عہدیدار والدین کو اس لئے تنبیہ کی جاتی ہے کہ لوگ زیادہ باتیں کرتے ہیں جو ان کا اثر اور رعب ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔ جماعت کا نظام ٹوٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے کچھ نہ کچھ تنبیہ کے لئے ماں باپ کو بھی کہا جاتا ہے۔

۞......ایک واقفہ نو نے سوال کیا۔ جب ہم دعا کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کو کس طرح تصور کر سکتے ہیں؟ میرا مطلب ہے کہ جب خدا تعالیٰ کا سوچتے ہیں تو آنکھوں کے سامنے ایک تصویر آتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: تصویر تو آنی ہی نہیں چاہئے۔ سامنے دیکھ رہی ہو، سجدہ گاہ میں ہو، سجدہ کر رہی ہو۔ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ ہے کیا تم اللہ تعالیٰ کی شکل بناؤ گی کہ ایسا ہونا چاہیے اللہ تعالیٰ؟

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے۔ اب یہی دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی جو قدرتیں ہیں اس زمین پہ اتنی چیزیں ہیں۔ جو گلوب ہے اس میں اتنی چیزیں ہیں۔ درخت، پہاڑ، دریا، سمندر، شہر، جنگل ہیں۔ پھر اس کے اندر جانور بے تحاشا ہیں۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہیں اور ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے زندہ رہنے کے سامان پیدا کئے ہیں۔ اور اس زمین کو ہم بہت سمجھتے ہیں لیکن اگر پوری یونیورس (Universe) کا نقشہ دیکھو تو وہاں بہت سارے چھوٹے چھوٹے ڈاٹ بنے ہوں گے۔ بہت سارے ستارے سیّارے بنے ہوں گے اور وہاں زمین کی اتنی حیثیت بھی نہیں کہ نشان ہو کہ یہ زمین ہے۔ اگر تم English میں پڑھو تو لکھا ہو گا کہ Our Earth is somewere here۔ جب اتنی حیثیت نہیں ہے زمین کی اور اس میں ہم اللہ تعالیٰ کی قدرتیں دیکھتے ہیں اور حیران رہ جاتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی یہی قدرتیں ہیں اللہ تعالیٰ یہی کہتا ہے کہ زمین و آسمان کو دیکھو۔ میری قدرتوں پہ غور کرو اور پہاڑوں کو دیکھو۔ میری قدرتوں پہ غور

کرو۔مختلف سیاروں ستاروں کو دیکھو۔میری قدرتوں پہ غور کرو تو اللہ تعالیٰ کے لیے اس کی بڑائی ہونا اور اس کا سب طاقتوں کا مالک ہونا تو دل میں اس کا رعب پیدا کرتا ہے۔اور پھر یہ دیکھو کہ کس طرح وہ نبیوں کی دعائیں بھی سنتا ہے۔ان سے سلوک کرتا ہے۔نیک لوگوں کی دعائیں بھی سنتا ہے۔ان کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔تو ان سب طاقتوں کا مالک خدا ہے۔بس یہی خدا ہے اور تم نے شکل بنا کے اس کا تصور کیا کرنا ہے؟

حضورانور نے فرمایا: بس یہی سمجھو کہ وہ خدا ایسا ہے کہ جس کا تصور نہیں کیا جا سکتا لیکن اس کی سب طاقتیں ہیں۔جو میری دعاؤں کو سنتا ہے۔تو تمہاری دعاؤں کی جو قبولیت ہے وہی اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا نشان ہے۔

❁......اسی واقفہ نو نے کہا۔اور میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا حضور مجھے ایک اپنا پین دے سکتے ہیں تبرک کے طور پہ؟

حضور انور نے از راہ شفقت پین منگوایا اور اس بچی کو عطا فرمایا۔

❁......ایک واقفہ نے سوال کیا کہ جب ہم ناصرات میں ہوتے ہیں اور کچھ ذمہ داری ہوتی ہے اور پھر لجنہ میں آتے ہیں تو ہم کیسے ایکٹو (Active) رہ سکتے ہیں؟

اس پر **حضورانور نے فرمایا:** لجنہ کا کام ہے ان کو چاہیے کہ جو ناصرات میں اچھے کام کر رہی تھیں۔کوئی عہدہ تھا، اس کو کوئی عہدہ نہیں بلکہ کوئی ذمہ داری کہنا چاہیے۔کوئی کام کر رہی تھیں۔ان کو حلقے کی مختلف ٹیموں میں نائبات یا معاونات لگائیں تا کہ ان کی پریکٹس ہو۔ان کو احساس ہو کہ ہمارا ٹیلنٹ
ہماری صلاحیتیں ضائع نہیں ہو رہیں۔خدمت لینی چاہیے ان سے۔نہیں لیتیں تو ان کا قصور ہے۔

❁......ایک واقفہ نو نے عرض کیا میری بیٹی دو ماہ کی ہے اور وہ اس وقت موجود ہے۔میَں چاہتی ہوں کہ وہ اس کلاس میں آئے اگر حضور اجازت دیں اور آپ سے پیار لے سکے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ نے فرمایا: یہ کلاس تو ہے ہی دس سال سے اوپر کی۔دو ماہ کی کس طرح آسکتی ہے؟ وقف نَو ہے؟

بچی نے جواباً کہا: ابھی (وقف) نہیں کیا۔

اس پر حضورانور نے فرمایا: ابھی نہیں ہے تو پھر کبھی بھی نہیں ہے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا اکثر لوگ شہادت کے رتبہ کے لئے دعا کرتے ہیں۔تو ہمیں شہادت کے لئے دعا کرنی چاہئے یا غازی بننے کے لئے؟

حضورانور ایدہ اللہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: اپنے اپنے مقام کے مطابق لوگ دعا کرتے ہیں۔دعا شہادت کے لئے کرتے ہیں وہ بھی اپنے لحاظ سے کرتے ہیں۔لیکن تم یہ کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں غازی بنائے۔بعد میں جو پیچھے رہنے والے ہیں ان کے لئے بھی بعض مسائل کھڑے ہو جاتے ہیں۔اُن کا ایمان اتنا نہیں ہوتا۔تو اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے۔اور شہید صرف ایک طرح کا تو نہیں ہے۔اگر مسلسل ایک آدمی دین کے لئے، اسلام کے لئے خدمت کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھ رہا ہے۔قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے والا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے والا ہے تو یہ بھی شہادت کا درجہ ہی ہے۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ حضور کو کون سی عادتیں اچھی لگتی ہیں جو انسانوں کے اخلاق میں ہونی چاہیں؟

حضورانور نے فرمایا: تم قرآن کریم پڑھو۔اُس میں اچھی عادتیں، اچھے اخلاق کے بارہ میں سب کچھ لکھا ہوا ہے اُن کو اختیار کرلو۔مجھے کیا اچھی لگنی ہیں۔اللہ تعالیٰ کو جو اچھی لگتی ہیں وہ اختیار کرنی چاہئیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارہ میں بتائیں، عادتوں کے بارہ میں بتائیں۔

تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ تم نے قرآن کریم نہیں پڑھا ؟ جو قرآن کریم ہے وہ سارا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کی تصویر ہے۔

❁......اجازت ملنے پر ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ مجھے اجازت ہے کہ میَں Abiture کے بعد ہیلتھ سائینس study کرلوں ؟

اس پر حضورانور نے فرمایا : ہیلتھ سائنس ضرور کرو۔ہیلتھ سائنس تو پڑھنی چاہئے۔(پھر حضور انور نے مسجد میں آویزاں ایک حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا)وہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔دین کا علم حاصل کرو یا بدن کا علم حاصل کرو۔بدن یعنی ہیلتھ کا۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا: اگر کوئی مسلسل جھوٹ بولے اور جھوٹ بولتا جائے اور تنگ کرے کوئی بہن بھائی۔پھر ہم اس کی ہر غلطی کو معاف کریں اور اسے سمجھائیں بھی اور پھر بھی وہ ویسے کرتا جائے۔گندی باتیں کرے اور جو آپ کو دکھ دے۔

حضورانور نے فرمایا: جھوٹ بولنا جو ہے بہت بڑا گناہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے کہا ہے یہ شرک کے برابر ہے۔اسی لئے شروع میں ہی تربیت کرنی چاہئے۔اس کو سمجھانا چاہئے۔پیار سے سمجھاؤ، اچھی طرح سمجھاؤ۔ماں باپ کو کہو سمجھائیں۔

شعبہ ٹول فری دعوت الیٰ اللہ بھارت کا نیا نام اور نمبر

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ٹول فری کا نیا نام ''نور الاسلام'' تجویز کیا ہے۔
ٹول فری کا نیا نمبر یہ ہے۔ 1800 3010 2131 ۔ (ناظر دعوت الیٰ اللہ بھارت)

اپنے گھر میں اس سے اچھی اچھی باتیں کرو۔مسلسل کوشش کرو کہ ٹھیک ہو جائے۔اور اگر بچ جائے تو اچھی بات ہے۔نہیں تو تم کیا کر سکتی ہو کہ اگر باز ہی نہیں آتا۔لیکن تربیت کرنا بہر حال تمہارا کام ہے۔مسلسل کوشش کرتے رہو۔

❁......ایک واقفہ نو نے بتایا کہ میں پاکستان سے آئی ہوں، کچھ عرصہ ہوا ہے۔اور ہم نے یہاں آ کر اسائلم لیا ہے۔امی نے، مَیں نے اور چھوٹی بہن نے اسائلم لیا ہے۔دعا کریں کہ ہمارا کیس جلدی سے پاس ہو جائے۔

بچی نے حضور انور کے استفسار پر بتایا کہ ابو اور بھائی پاکستان میں ہیں۔

اس پر **حضورانور نے فرمایا:** خطرہ تو اُن کو ہے، تم لوگ پہلے آ گئے ہو۔

حضورانور نے فرمایا: ان کو چھوڑ کر آپ آ گئے۔ہم تو اپنی جان بچائیں۔

❁......ایک واقفہ نو نے سوال کیا: اگر کسی سے کوئی غلطی ہو جائے اور اُس کو اُس کی غلطی کا احساس بھی ہو جائے۔وہ توبہ بھی کرے تو اُسے کیسے پتہ لگتا ہے کہ اُس کی توبہ قبول ہو گئی ہے ؟

حضورانور نے جواباً فرمایا : توبہ کا اس طرح پتہ لگے گا کہ قبول ہو گئی ہے کہ دوبارہ اس غلطی کی طرف دھیان نہ جائے۔ایک غلطی کر لی۔استغفار کر لی۔توبہ کر لی اور پندرہ دن بعد دوبارہ وہی غلطی کر لی۔تو اس کا مطلب ہے ڈھیٹ ہو تم۔تمہاری توبہ، توبہ نہیں ہے۔توبہ اس کو کہتے ہیں جو کام تم نے غلط کیا اور اصلاح کر لی تو جس وجہ سے کام کیا تھا اور جس کے لیے توبہ اور استغفار کر رہی تھی تو اس سے شدید نفرت پیدا ہونی چاہیے۔اگر وہ نفرت پیدا ہو گئی ہے تو سمجھو توبہ قبول ہو رہی ہے۔لیکن اس کے باوجود استغفار کرتے رہو۔استغفار صرف گناہوں کو معاف کرانے کے لیے نہیں ہے۔بلکہ اگلے گناہوں کو نہ کرنے کے لیے طاقت حاصل کرنے کے لیے بھی ہے۔اس لیے استغفار بہت زیادہ کرنی چاہیے۔

❁......ایک بچی نے سوال کیا: کہ ابھی محرم گزر رہا ہے پاکستان میں جو شیعہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جب شہید ہوئے تھے تو اُن کا گھوڑا روتے ہوئے وہاں واپس آیا تھا، جہاں وہ رہتے تھے۔تو کیا یہ سچ ہے بات ؟

اس پر حضورانور نے فرمایا : زندہ ہی نہیں رہنے دیا تھا تو رونا کہاں تھا۔جو بھی کہتے ہیں سب غلط کہتے ہیں۔اپنے پاس سے کہانیاں بنائی ہوئی ہیں۔جو مرضی کہتے جائیں سب کہانیاں ہیں۔

❁......ایک اور بچی نے سوال کیا :حضور! مجھے آپ کی رہنمائی چاہئے تھی اپنے ماسٹر تھیسز کے لیے۔میں ٹیچنگ پڑھ رہی ہوں۔لیکن میَں headscarf ban جو ٹیچرز پہ لگایا جاتا ہے اس کے بارے میں میَں لکھنا چاہتی ہوں۔

حضورانور نے استفسار فرمایا :اب یہ Ban ہر ریجن میں تو نہیں ہے؟

اس پر بچی نے جواب دیا: اب زیادہ تر جرمنی میں پھیل چکا ہے۔

حضور انور کے استفسار پر بچی نے بتایا: سکولوں میں وہ کہتے ہیں کہ جنہوں نے پڑھانا ہے وہ head scarf اتار کے آئیں۔ورنہ وہ نہیں پڑھا سکتے۔یہاں پہ تو اکثر سکول mixed ہوتے ہیں۔

اس پر حضورانور نے فرمایا: کوشش کرو کہ جو لڑکیوں کے سکول ہیں وہیں پہ پڑھانے کے لیے کوئی جگہ مل جائے۔جتنی دیر پڑھانا ہے اتنی دیر کے لیے بے شک نہ پہنو۔لیکن لباس بہت اچھا ڈھکا ہونا چاہئے۔اور کلاس روم سے باہر نکلتے ہی فوراً پہن لینا ہے۔

حضورانور نے فرمایا :اپنے مقالہ میں یہ نکتہ اُٹھائیں کہ ٹیچنگ کے لیے یہ کیا ثبوت ہے کہ جس نے سر پر ڈوپٹہ اوڑھا ہوا ہے اس کے دماغ میں کمی پیدا ہو گئی ہے۔اور جنہوں نے نہیں ڈوپٹہ اوڑھا ہوا ان کے دماغ زیادہ تیز ہیں۔

اس پر بچی نے کہا: وہ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ جو ٹیچرز head scarf پہنتی ہیں وہ ان بچیوں کو دباؤ میں ڈالتی ہیں جو head scarf نہیں پہنتیں اور اپنا point of view ان پر ڈالتی ہیں۔

حضورانور نے فرمایا: یہ تو نہیں ہے۔ان سے کہو، جو ٹیچر ڈھکا ہوا لباس پہنتی ہیں وہ بھی اُن کو دباؤ میں لاتی ہیں جو کلاس روم سے نکل کے mini skirt پہن لیتی ہیں۔تو باقی لباس میں یہ دلیل کیوں نہیں ہے؟ یہ صرف نفس کے بہانے ہیں۔

ایک بچی نے کہا: میَں bachelor of science in nursing کر رہی ہوں اور اس کے بعد میَں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے بتائیں کہ میں management میں جاؤں یا padagogin میں؟

حضورانور نے فرمایا: نرسنگ میں ہی کرو جو بھی کرنا ہے۔ماسٹر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ bachelors کرلیا۔ٹھیک، بس نرسنگ کرو۔ہمیں تو اتنی ہی کافی ہے نرسنگ کی ٹریننگ۔اس کے بعد وقف کرو اور جاؤ افریقہ جا کے خدمت کرو۔واقفات نَو جرمنی کی یہ کلاس آٹھ بج کر بیس منٹ تک جاری رہی۔اس کلاس میں جرمنی کے شمالی علاقہ جات کی بارہ سال سے بڑی 127 واقفات نَو نے شمولیت کی سعادت پائی۔

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل ۲۵ جنوری، و یکم فروری ۲۰۱۳)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji
Ph.: 08479-240269, 09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES & AUTO ELECTRICALS

Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Battery Re-build & all Vehicles Automobiles, Electrical Job work undertaken
Opp. S.B.H., B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Dt. Yadgir, Karnataka

فیصلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چلے گا۔۔۔؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت پر بھی ایک زمانہ آئے گا جیسے بنی اسرائیل پر آیا تھا جیسے ایک جوتا دوسرے کے ساتھ برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں کے پاس کھلم کھلا آیا تھا میری اُمت میں ہوگا جو شخص اس طرح کرے گا۔ اور بے شک بنی اسرائیل بہتر گروہوں میں بٹے تھے اور میری اُمت تہتر فرقوں میں متفرق ہوگی سب وہ دوزخ میں جائیں گے مگر ایک گروہ۔ صحابہؓ نے کہا وہ کونسا گروہ ہے اے اللہ کے رسول! فرمایا جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب۔ ترمذی نے روایت کیا ہے۔ احمد، ابوداؤد نے معاویہ سے بیان کیا ہے، بہتر دوزخ میں ہوں گے اور ایک جنت میں اور وہ گروہ ہے جماعت۔

(مشکوٰۃ شریف مترجم جلد ا صفحہ ۵۷۔۵۸)

پورنیہ: ردقادیانیت کانفرنس میں شہر پورنیہ میں ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا، لوگ کہتے تھے اس علاقے میں ہم نے ہمیشہ علماء کرام کو لڑتے ہوئے دیکھا تھا، مگر آج ایک ہی سٹیج میں علماء دیوبند بھی ہیں، علماء اہل حدیث بھی ہیں اور علماء بریلویت بھی ہیں۔ ہم نے ہمیشہ علماء کرام کو ایسے آپس میں اختلافات کرتے ہوئے دیکھا ہے مگر آج کی کانفرنس علماء کرام کیلئے ایک مثالی نمونہ ہے، اور قابل تقلید عمل ہے اس لئے اس اجلاس میں علماء بریلویت سے عقیدت رکھنے والے عوام بھی ہیں۔ تو اہل حدیث عوام بھی، اور دیوبندی لوگ بھی، ایسا لگ رہا تھا کہ علاقہ سیمانچل کے لوگ پیاسا تھے اور انہیں انتظار کسی ساقی کا تھا جو تمام علماء کرام کو ایک اسٹیج پر جمع کردے۔ اس پروگرام کے کنوینر مفتی خالد انور پورنوی اور ان کے معاون مولانا تنویر ذکی مدنی، مولانا حسن راہی کو دعائیں دے رہے تھے کہ ان کی محنت سے آج یہ دن ہمیں نصیب ہوا ہے۔

(اخبار مشرق ۸ فروری ۲۰۱۳ صفحہ ۹)

میرا سفر میری یادیں

سیر وتفریح کا شوق سب کو ہوتا ہے، پھر وہ جگہ خواہ مذہبی مقام ہو یا تاریخی یا کسی روایت سے جُڑی کوئی جگہ یا کچھ اور جو آپ کے سفر کو یادگار بنادے۔ انشاء اللہ آپ کے ان یادگاری لمحات کو ''اخبار بدر'' میں شائع کیا جائے گا تاکہ باقی لوگ بھی ان لمحات کا مزہ لے سکیں۔ تو پھر آپ کیا سوچ رہے ہیں۔ اُٹھایئے قلم اور لکھ ڈالیئے اپنی یادگار روئیداد سفر۔ اس کے ساتھ اپنا مکمل پتہ اور تصاویر ضرور بھیجیں۔ ہمارا پتہ ہے۔ (ادارہ)

Editor The Weekly Badr, Qadian-143516
Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA
E-mail: badrqadian@rediffmail.com

اب سب کا نمبر آئے گا

اکثر موبائل فون استعمال کرنے والوں کو نامعلوم نمبر سے آنے والی فون کال یا sms سے پریشان ہونا پڑتا ہے۔ اس پریشانی کا سامنا سب سے زیادہ مستورات کو کرنا پڑتا ہے لیکن اب اس سے نپٹنے کیلئے ایک آسان سا Application ان دنوں مارکیٹ میں دستیاب ہے۔ To Caller نام کا یہ ایپلیکیشن ان دنوں تیزی سے مقبول ہورہا ہے۔ دراصل یہ ایک گلوبل ڈائریکٹری ہے۔ اس ایپلیکیشن کے ذریعہ آپ اپنے موبائل پر ان لوگوں کے نام بھی دیکھ پائیں گے جو آپ کی Contact List میں شامل نہیں ہیں۔ خاص بات یہ کہ فون کرنے والے نے سم بھلے ہی کسی کے نام سے لیا ہو۔ لیکن یہ اس کا ہی نام دکھائے گا جس کے نام سے اس کے متعارف اسے اپنے موبائل پر فیڈ کررہے ہوں گے۔ سو اکثر معاملوں میں کالر کی پہچان چھپانی مشکل ہوگی۔ ہاں اس کے لئے موبائل پر انٹرنیٹ کی سہولت کا موجود ہونا ضروری ہے To Caller Application اینڈرائیڈ کے علاوہ بلیک بیری، سیمبین، وWindows سمیت سبھی مقبول پلیٹ فارمز پر سپورٹ کرتا ہے۔ اسے انٹرنیٹ سے مفت میں ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ فی الحال دنیا بھر میں اس کے ممبروں کی تعداد 719,960,200 تک پہنچ چکی ہے اور اس تعداد میں ہر سیکنڈ تیزی سے اضافہ ہورہا ہے۔

(مرسلہ: کرشن احمد نمائندہ دینک جاگرن۔ بشکریہ دینک جاگرن جھنکار ایڈیشن 7 اپریل 2013 صفحہ 2)

ADEEBA APPAREL'S
Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan
Farash Khana Delhi- 110006
Tanveer Akhta 08010090714,
Rahmat Eilahi 09990492230

داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے 1906ء میں ''شاخ دینیات'' کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔ اس مدرسہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین و مبلغین تیار کرنا تھا۔ گذشتہ ایک سو چھ سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء و مبلغین کرام فارغ التحصیل ہوکر اندرون و بیرون ہند فریضۂ تبلیغ ادا کرچکے ہیں اور الحمد للہ اب بھی کررہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔ لہذا داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر چٹھی لکھ کر جامعہ سے داخلہ فارم اور داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Paper منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق اچھی تیاری کرلیں۔ کیونکہ میرٹ لسٹ کے مطابق صرف 25 طلبہ کو ہی داخلہ دیا جائے گا۔ باقی طلباء جو پچیس کے زمرے میں نہیں آئیں گے یا نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل ٹیسٹ میں ان فٹ (unfit) ہوجائیں گے انہیں اپنے اخراجات پر واپس جانا ہوگا۔ شرائط داخلہ یہ ہیں:۔

1۔ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2۔ داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کرکے 15 جولائی 2013ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک پہنچ جانا چاہئے۔ دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد اُمیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دیگا۔ اطلاع ملنے کی صورت میں 29 جولائی 2013ء تک قادیان پہنچ جائیں۔

3۔ میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور +2 پاس طالب علم کے لئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

4۔ داخلہ کے لئے اُمیدوار طلبہ کا یکم اگست 2013ء بروز جمعرات صبح 9:00 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا۔ جس میں قرآن مجید، حدیث، اسلام واحمدیت، دینی معلومات، عربی، اُردو اور حساب، انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جسمیں قرآن کریم ناظرہ، اُردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سُنا جائے گا، نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رجحان معلوم کرنے کے لئے سوالات کئے جائیں گے۔

5۔ انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال قادیان میں میڈیکل چیک اپ ہوگا۔ جن اُمیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی اُنہیں جامعہ میں مشروط داخلہ دیا جائیگا۔ اگر اسکے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری یا قواعد جامعہ و بورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اُسے جامعہ سے فارغ کردیا جائے گا۔

6۔ امراء، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ اچھے اور قابل علماء و مبلغین بنانے کے لئے ذہین وقابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کرکے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کرواکر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوادیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

یہ امر بھی ملحوظ رہے کہ بتاریخ یکم جون 2013 سے جامعۃ المبشرین بھی جامعہ احمدیہ میں مدغم ہوجائے گا۔ انشاء اللہ بایں وجہ آئندہ داخلہ صرف جامعہ احمدیہ میں ہی ہوا کرے گا۔

رابطہ نمبرز: 09876376447، 08427723770, 09888061854,
01872-23770 01872-220583

نوٹ: داخلہ فارم میں اُمیدوار طالب علم اپنا ٹیلی فون یا موبائل نمبر ضرور تحریر کرے۔ نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمبر

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت ومنظوری سے عنقریب ہفت روزہ اخبار بدر قادیان کا سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمبر شائع کیا جارہا ہے۔ اس سلسلہ میں جملہ قارئین بدر کو مندرجہ ذیل عنوان پر مضمون لکھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

۔ عصر حاضر میں اُسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنانے کی اشد ضرورت کیوں ہے؟

شرائط:۔

- مضمون تین صفحات پر مشتمل جامع اور خوشخط ہو مکمل حوالہ جات کے ساتھ صفحہ کے ایک طرف لکھیں۔ انشاء اللہ معیاری مضامین خصوصی نمبر کی زینت بنیں گے۔ مضمون نگار کیلئے عمر کی قید نہیں ہے۔
- مضمون نگار اپنی ایک پاسپورٹ سائز فوٹو مع نام و پتہ ارسال کریں۔
- مضامین 20 مئی تک دفتر بدر میں پہنچا دیں۔

خصوصی انعام: اول آنے والے مضمون نگار کو ہفت روزہ بدر کی جانب سے نقد ایک ہزار روپے کا انعام دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ قارئین کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس پہلو پر لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ادارہ)

احمدیہ مسجد روڈ برہ پورہ (بھاگلپور)

(محمد عبدالباقی صدر جماعت احمدیہ بھاگلپور)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگرچہ جماعت احمدیہ برہ پورہ (بھاگلپور) ایک بہت ہی پرانی جماعت ہے لیکن یہاں احمدیہ مسجد کی تعمیر ۱۹۳۹ء میں ہوئی جبکہ مبلغ سلسلہ مولوی عبدالغفور صاحب مرحوم یہاں مقیم تھے۔ اس بزرگ کے زمانہ میں مقامی احباب جماعت کے تعاون سے 22x14 کا ایک ہال نما کمرہ بنایا گیا تھا اوراس کے ساتھ قریب قریب اسی کے برابر کا ایک کچا برآمدہ بھی ہوا کرتا تھا۔ ۱۹۷۰ میں جب خاکسار احمدی ہوا اور ۱۹۷۱ء میں خاکسار کو احباب جماعت نے صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ منتخب کیا تو سب سے پہلے خاکسار نے یہاں لوکل فنڈ کا قیام کر مسجد کے ۳ اطراف میں مسجد کی بڑی کھلی زمین کی احاطہ بندی کا کام کیا جس میں ہم سب کو حد درجہ مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب یہ کام انجام پا گیا تو مسجد کے پُرانے حصہ میں ہی کچھ حصہ کو پردہ کی سہولت کے ساتھ مستورات کے جمعہ کی نماز میں شامل ہونے کیلئے استعمال کیا گیا لیکن کچھ ہی دنوں کے بعد مستورات کیلئے مسجد میں نماز کیلئے مقررہ جگہ تھوڑی پڑ گئی۔ ضرورت کے پیش نظر احباب جماعت نے مسجد کے شمال کی طرف کھلی پڑی زمین پر مسجد کے ایکسٹینشن کا پروگرام بنایا۔ جب تک مولانا محمد حمید کوثر صاحب مبلغ سلسلہ کی پہلی پوسٹنگ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد مرحوم ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان بھارت کے ذریعہ عمل میں آئی اس وقت تک مسجد پہلے کی نسبت دُگنی ہو چکی تھی اور برآمدہ بھی دگنا ہو گیا تھا لیکن کچی شکل میں ہی تھا۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا اور سب کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں یہ جماعت لگاتار ترقی کرتی چلی گئی اور ایک وقت ایسا آیا کہ پھر مسجد کی توسیع ضروری ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت کو ہر موقع پر دیگر قربانیوں کے ساتھ ساتھ اپنی حیثیت سے زیادہ مالی قربانی کرنے کی بھی توفیق ملی اور اس کے نتیجہ میں

مسجد کے نیچے کے ہالوں کے اوپر مزید دو ہال اور برآمدہ کو پکا کرنے اور اُس پر بھی چھت ڈالنے کی توفیق ملی۔ مرکز کی طرف سے بھی ازراہِ شفقت خطیر رقم امداد برائے توسیع احمدیہ مسجد برہ پورہ ملی۔ اس کے بعد سے وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ کام ضرورت کے مطابق احباب جماعت کی مالی قربانی سے کیا جاتا رہا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے برہ پورہ کی عام سی سڑک پر یہ خوبصورت مسجد لوگوں کے لئے کشش کا موجب بنی ہوئی ہے۔ برہ پورہ احمدیہ مسجد کے ایک ہال میں احمدیہ لائبریری کا قیام کیا جا چکا ہے یہاں پر خاص طور سے قابل ذکر بات یہ ہے کہ احمدیہ مسجد برہ پورہ کے مشرقی جانب ملحق جو ایک پکی سڑک یہاں کے مقامی ایم ایل اے شری اشونی کمار چوبے صاحب کے تعاون اور ان کے سرکاری فنڈ سے ملی رقم سے بنائی گئی ہے۔ اس کا نام بھاگلپور میونسپل کارپوریشن نے اپنے ایک خاص فیصلہ کے تحت خاکسار کی درخواست پر احمدیہ مسجد روڈ رکھا ہے اور اس کا نوٹیفکیشن کر کے کارپوریشن کی میئر شرمتی وینا یادو صاحبہ نے صرف متعلقہ سرکاری ڈیپارٹمنٹ کو ہی نہیں بھیجا بلکہ اس تعلق سے ایک شیلہ پٹ (تختی) ایک قیمتی سنگ مرمر پر لکھوا کر لگایا ہے۔ میرے علم میں ابھی تک ہندوستان کے کسی سرکاری دفتر میں سرکاری ڈیپارٹمنٹ کے فیصلہ کے ساتھ اس طرح کا کوئی نام درج نہیں کیا گیا ہے۔ اس تختی کی تنصیب ۲۰ فروری ۲۰۱۲ کو ہوئی۔

آخر پر میں اس بات کا بھی ذکر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ بھاگلپور کے ایک نامور سماج سیوک اور پروفیسر ڈاکٹر فاروق علی صاحب جن کا جماعت کے اکثر پروگراموں میں تعاون رہتا ہے کی گزارش پر خاکسار نے برہ پورہ بھیکن پور عام سرکاری قبرستان کے گیٹ پر لگائے جانے والی تختی پر موقع و محل کی مناسبت سے اردو شعر لکھ کر دیا جو درج ذیل ہے۔

کون کہتا ہے کہ شمع جلاتے جانا
کون کہتا ہے کہ پھول چڑھاتے جانا
سرِ اخلاص سے اے ناز سے جانے والے
میری تربت پہ ذرا ہاتھ اُٹھاتے جانا

بھاگلپور کی کارپوریشن میئر ڈاکٹر وینا یادو صاحبہ نے اس شعر کو اردو اور ہندی میں زیر عنوان ''ایک اہل قبر کی درخواست دا'' جناب محمد عبد الباقی صاحب ریٹائرڈ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج ایک قیمتی بڑے سنگ مرمر پر لکھوا کر عام سرکاری قبرستان کے گیٹ پر لگوایا ہے۔

❁❁❁

ریفریشر کورس تحریک جدید ممبئی زون

ممبئی ۲ مارچ ایک ریفریشر کورس اجلاس کا آغاز زیر صدارت مکرم شیخ اسحاق صاحب زونل امیر ممبئی زون تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم خوانی کے بعد مکرم نوید الفتح صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے بعنوان تحریک جدید کا پس منظر اور اس کی اہمیت کے موضوع پر، مکرم فضل رحیم خان صاحب سرکل انچارج شولہ پور نے بعنوان مالی قربانی اور اس کی اہمیت کے موضوع پر، مکرم روشن احمد تنویر صاحب نائب مبلغ ممبئی نے بعنوان تحریک جدید ایک الٰہی تحریک کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم وجاہت احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے بعنوان تحریک جدید کے عظیم کارنامے تقریر کی۔ بعدہ مکرم امیر صاحب نے صدارتی خطاب کیا۔ حاضرین جلسہ اس پروگرام کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ آخر پر شکریہ احباب پیش کیا دعا کے ساتھ ریفریشر کورس کا اختتام ہوا۔ الحمد للہ یہ پروگرام بہت کامیاب رہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔

(محمد بشیر الدین۔ زونل سکریٹری تحریک جدید ممبئی زون، مہاراشٹرا)

امام مسجد فضل لندن کی جامعہ احمدیہ قادیان تشریف آوری

قادیان: ۱۷/مارچ بروز اتوار محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب مشنری انچارج و امام مسجد فضل لندن کی قادیان تشریف آوری کے موقعہ پر پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ کی زیر صدارت ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور قصیدہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے بعد محترم پرنسپل صاحب نے تعارفی تقریر کی۔ بعدہ محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے خطاب فرمایا اور اساتذہ اور طلباء کو اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ دُعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔

(شعبہ رپورٹنگ جامعہ احمدیہ قادیان)

منظوری سالانہ ذیلی اجتماعات بھارت 2013

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت بھارت کی ذیلی تنظیمات کے سالانہ اجتماعات 2013 کیلئے مندرجہ ذیل تاریخوں کی منظوری فرمائی ہے۔

❁ ۔اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ 28-29-30 ستمبر (بروز، ہفتہ۔اتوار۔سوموار)

❁ ۔اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ مورخہ 1-2-3/اکتوبر (بروز منگل، بدھ، جمعرات)

❁ ۔اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت وناصرات الاحمدیہ مورخہ 1-2-3/اکتوبر (بروز منگل، بدھ، جمعرات)

تمام ذیلی تنظیموں کے ممبران وممبرات قادیان دارالامان کے روحانی ماحول میں منعقد ہونے والے ان اجتماعات میں شمولیت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ یہ اجتماعات تربیت کا اہم ذریعہ ہیں۔ (ادارہ)

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
نسخہ سرمہ نورو کاجل اور حبّ اٹھرہ وز دجام عشق کیلئے رابطہ کریں
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
عبدالقدوس نیاز (موبائل) 098154-09445

وصایا:: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 6818: میں رضوان آرا بیگم زوجہ انصار علی خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 11.11.92 پیدائشی احمدی ساکن غنچہ پاڑہ ڈاکخانہ غنچہ پاڑہ ضلع ڈھینکا نال صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 15.1.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 31501 دوعدد سونے کے ہار 12 گرام 34200۔ کان کی بالیاں 2 گرام 5700 ناک پھول آدھا گرام 1425 پازیب (چاندی) 4 تولہ 2400 کل میزان: 75226۔

میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ تنویر احمد الامۃ: رضوان آرا بیگم گواہ: محمد سعید علی خان

مسل نمبر: 6819 میں کلثوم خاتون زوجہ عبد القیوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال تاریخ بیعت مارچ 2012 ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 28.1.13 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ سونے کا کوکا ایک عدد قیمت 700 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الواحد الامۃ: کلثوم خاتون گواہ: عبد اللہ جلال الدین

مسل نمبر: 6820 میں عبد القیوم ولد علی حق منصوری قوم احمدی مسلمان پیشہ ذاتی کاروبار عمر 26 سال تاریخ بیعت نومبر 2010ء ساکن محلہ دار الصحت ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28.1.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد الواجد العبد: عبد القیوم گواہ: مبشر احمد بدر

مسل نمبر:: 6821: میں مصرہ اختر زوجہ ناصر احمد بٹ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 13-2-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کانوں کی بالیاں دو عدد ۲۲ کیرٹ قیمت 16000 روپے۔ انگوٹھی دو عدد، ہار دو عدد، ۲۲ کیرٹ کل وزن 16.32 قیمت 32700۔ حق مہر 50000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین الامۃ: مصرہ اختر گواہ: مصباح الدین نیئر

مسل نمبر: 6822 میں عامرہ شریفہ بنت سید اشرف قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن منجیشور ڈاکخانہ کنجا تھور ضلع کسرا گوڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-02-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات ۳۲ گرام قیمت 90000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید اشرف الامۃ: عامرہ شریفہ گواہ: عبد السلام ایم

مسل نمبر: 6823 میں وسیمہ ایم پی زوجہ عبد السلام ایم قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن منجیشور ڈاکخانہ کنجا تھور ضلع کسارا کوڈ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 12-2-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 128 گرام سونے کے زیورات قیمت 360000 روپے حق مہر جو ادا ہوا 60000 روپے بقیہ 60000 ابھی ادا ہونا ہے کل میزان 420000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبد السلام ایم الامۃ: وسیمہ ایم پی گواہ: سید اشرف

مسل نمبر: 6824 میں عائشہ مبارکہ زوجہ سید اشرف قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن منجیشور ڈاکخانہ ادیاور ضلع کسارا گود صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 12-12-1 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیورات ۸۰ گرام سونے کے زیورات قیمت 225000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید اشرف الامۃ: عائشہ مبارکہ گواہ: عبد السلام ایم

مسل نمبر 6825 میں فراز احمد گجراتی ولد حفیظ احمد گجراتی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7۔13-12 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: حفیظ احمد العبد: فراز احمد گجراتی گواہ: خیر محمد گجراتی

مسل نمبر: 6826 میں اعزاز احمد گجراتی ولد حفیظ احمد گجراتی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-2-7 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: حفیظ احمد گجراتی العبد: اعزاز احمد گجراتی گواہ: شیر محمد گجراتی

مسل نمبر: 6828 میں سیف الرحمن ولد بقاء الرحمن مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 63 سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-2-18 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ چار کمرے پکے سرکاری زمین میں رہائشی مکان 200 ڈسمل۔ قابل زراعت زمین ایک ایکڑ چار سوا کسٹھ ڈسمل جو کہ تین بھائیوں کے نام ہے۔ ماہوار پنشن 14340۔ بینک بیلنس پانچ لاکھ روپے۔ دو کمرے پکے مکان جو کہ بھونیشور میں ہے ۸۷۵ سکوائر فٹ۔ میرا گذارہ آمد از پنشن ماہوار 14340 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمس الحق خان العبد: سیف الرحمن گواہ: منصور خان

مسل نمبر: 6829 میں دانوں شیر پا ولد تیمپا شیر پا قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹھیکیداری عمر 32 سال تاریخ بیعت 10-9-30 ساکن دیوں دامتھنگ ڈاکخانہ دیوں دامتھنگ ضلع نامچی ساؤتھ صوبہ سکم بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13-01-18 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ماہانہ آمدنی 10000 روپے۔ گھر جو پانچ کمروں پر مشتمل ہے قیمت 50,000 روپے۔ ایک گاڑی جس کی قیمت 85000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت سالانہ 120000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اکرم خان العبد: دانوں شیر پا گواہ: مبارک ڈار

کیا آپ جانتے ہیں:

معروف شخصیتوں کی جینتیاں

سوامی وویکانند کی 150ویں جینتی (1863-1902)

ہندوتو، ویدانت اور یوگ کو دنیا بھر میں پہچان دلانے اور بہت سی بھارتی اور غیر ملکی شخصیتوں کو ترغیب کرنے والے عظیم عالم اور وچارک سوامی وویکانند کی ۱۵۰ویں جینتی ۱۲ جنوری ۲۰۱۳ کو منائی گئی۔

۔**امرتا شیر گل** کی 100ویں جینتی (1913-1941)

مشہور ہندوستانی مصور اور آج بھی بھارت کی سب سے زیادہ مہنگی مصور مانی جانے والی امرتا شیر گل کی ۱۰۰ویں جینتی ۳۰ جنوری ۲۰۱۳ کو منائی جائے گی۔

روڈولف ڈیزل کی ۱۰۰ویں جینتی 1858-1913

ڈیزل انجن کے مشہور موجد روڈالف ڈیزل کی موت پر اسرار حالات میں ۲۹ ستمبر ۱۹۱۳ کو ہوئی تھی۔

منگل یان

اگر سب کچھ ٹھیک رہا اور منصوبہ بندی کے مطابق ہوا تو بھارت نومبر ۲۰۱۳ میں منگل گرہ پر اپنا پہلا شٹل 'منگل یان' بھیج کر اپنے خلائی پروگرام میں ایک نئی کامیابی حاصل کرے گا۔

اوٹووچٹیریل کی 100ویں جینتی (1913-1998)

چیک جمہوریہ کے اس سائنسدان نے سافٹ کانٹیکٹ لینس کو ایجاد کیا۔ان کے نام ۱۵۰ سے زیادہ پیٹنٹ بھی ہیں۔

۔**روسا پارکس** (1913-2005) کی 100ویں جینتی

افریقی۔امریکی روسا نے ۵۰اور ۶۰ کی دہائی میں امریکی شہری حقوق کی تحریک کی چنگاری بھڑکائی۔

۔**مارٹن لوتھر کنگ** کی طرف سے رنگ بھید اور امتیاز کے خلاف ۱۹۶۳ میں امریکہ کے واشنگٹن میں کئے گئے مشہور تقریر ''آئی ہیو اے ڈریم'' کے ۵۰ سال ۲۸ اگست ۲۰۱۳ کو پورے ہوں گے۔

۔**نیل بور** کی طرف سے ایٹم سٹرکچر کا اصول پیش کرنے کے ۱۰۰ سال۔

(ہندسماچار ۳۰ دسمبر ۲۰۱۲ صفحہ ۱۲)

ولادت

مکرم قاری نواب احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت کی دوسری بیٹی خولہ نواب اور داماد مکرم نوید احمد صاحب آف لندن کو اللہ تعالیٰ نے یکم فروری ۲۰۱۳ کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''باسمہ نوید'' تجویز فرمایا ہے۔نومولودہ کی صحت و سلامتی، درازی عمر اور نیک صالحہ خادمہ دین بننے کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے۔(ادارہ)

پنجاب بجٹ 2013-14 ایک نظر

۔بجٹ 69051 روپے کا۔ ۔نقصان 1746 کروڑ روپے کا۔

۔عوام پر بوجھ 180 کروڑ کا ۔عوام کو راحت 15 کروڑ کی۔

جن اشیا سے ویٹ ہٹایا گیا۔

۔بچوں کے سکول بیگ، پینسل، ربڑ، شاپنر، جیومیٹری باکس، کلرس، واٹر بوتل، پینسل پر لگا 5.5 ویٹ واپس۔بیلن (روٹی بیلنے والا) لیمو نچوڑنے، کنگھا۔ہیئر کلپ، دستے، دری، جھاڑو، چارہ مشین وغیرہ پر لگا ویٹ بھی ہٹ گیا۔

کون سی اشیاء مہنگی ہوگئیں

۔سگریٹ پر ویٹ کی در 20 فیصد سے بڑھا کر 50 فیصد کر دی گئی۔جس سے صوبہ کو 100 کروڑ سے زائد کی آمدنی ہوگی۔ ۔سافٹ ڈرنک پر ویٹ ٹیکس 13 فیصد سے بڑھا کر 20.5 فیصد کر دیا گیا ہے۔صوبہ میں کولڈ ڈرنک کی 1000 کروڑ روپئے کی کھپت ہے۔

اہم مدّوں میں خرچ

۔دیہاتی ترقی اور آب پاشی: ریسرچ۔تعلیم 180 کروڑ۔اضافہ 200 فیصد۔

۔اربن ڈویلپمنٹ 1915 کروڑ۔اضافہ 232 فیصد۔ ۔آب پاشی 119 کروڑ اضافہ 19 فیصد

۔سڑک اور پل 856 کروڑ اضافہ 11 فیصد ۔میڈیکل ہیلتھ 1286 کروڑ اضافہ 29 فیصد

(بشکریہ اخبار دینک بھاسکر ہندی ۲۱ مارچ ۲۰۱۳)

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

القوم خادمھم کا ارشاد ہمیشہ پیشِ نظر ہو۔عہدے داران کے اپنے نمونے افرادِ جماعت کو بھی نیکیوں پر قائم کرنے والے ہوں۔اگر خود اپنے قول و فعل میں تضاد ہے تو دوسرے کو کیا اور کس منہ سے نصیحت کر سکتے ہیں۔پس اس لحاظ سے جماعت کے ہر سطح پر، ہر عہدے دار کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔اور خاص طور پر صدر جماعت اور امیر جماعت کو، جو جو جہاں جہاں ہے، ورنہ جماعت میں تفرقہ کا موجب بن رہے ہیں یہ لوگ۔ مربیان اور مبلغین کا سب سے زیادہ احترام جماعت،صدر جماعت اور امیر جماعت کو کرنا چاہیئے اور اس احترام کی وجہ سے مربیان یہ نہ سمجھیں کہ یہ ہمارا حق ہے بلکہ اُن میں مزید عاجزی پیدا ہونی چاہئے۔

پس ترقی کرنے والی قومیں اخباری خبروں سے خوش نہیں ہوتیں۔مقصد حاصل کرنے والی قومیں ریسپشن میں یا دوستوں کی مجالس میں مہمانوں کے جذباتی اظہار سے خوش نہیں ہو جایا کرتیں بلکہ اپنے جائزے لیتی ہیں۔ نئے نئے پروگرام بناتی ہیں۔آپس میں ایک اکائی بن کر نئے عزم کے ساتھ اپنے پروگراموں کو عملی جامہ پہناتی ہیں۔چھوٹی چھوٹی باتیں اُن کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔اس ٹوہ میں نہیں رہتیں کہ امیر جماعت نے یا صدر جماعت نے میرے متعلق کیا بات کی تھی بلکہ ایسی باتیں پہنچانے والوں کو ترقی کرنے والے لوگ یہ کہتے ہیں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کی میرے سامنے کوئی حیثیت نہیں ہے میں نے تو زمانے کے امام کے ساتھ عہدِ بیعت باندھا ہوا ہے اور اُسے میں نے پورا کرنا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ان باتوں کی طرف توجہ تو میرے خیالات کو منتشر کر دے گی۔اور میں اپنے مقصد کو بھول جاؤں گا۔اپنے ہم وطنوں کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے میں یہ باتیں، آپس کی چپقلشیں روک بن جائیں گی۔میرے سے تفرقہ کا اظہار ہوگا۔میں اپنی دنیا و عاقبت برباد کرنے والا بن جاؤں گا اس طرح۔پس اگر تمہیں میرے سے ہمدردی ہے، اگر تمہیں جماعت سے ہمدردی ہے تو یہ باتیں مجھ تک نہ پہنچاؤ بلکہ کسی کو بھی، کسی شخص کو بھی ان کے بارے میں جو تم باتیں سنو، یہ نہ بتاؤ کیونکہ یہ چغلی کے زمرے میں آتی ہیں۔اگر یہ سوچ ہر احمدی کی، ہر مبلغ کی، ہر عہدے دار کی ہو جائے گی تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ انقلاب کے راستے کھلتے چلے جائیں گے۔پس یہ عزم کریں ہر سطح پر، چاہے وہ خادم ہیں یا انصار ہیں یا لجنہ کے ممبر ہیں کہ میں نے اسلام کی سربلندی کی خاطر ہر قسم کے تفرقے کو ختم کرنا ہے اور ہر قسم کی رنجشوں اور فتنوں کو جڑ سے اکھیڑنا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ❁❁❁

مضمون نگار اور شعراء حضرات کی خدمت میں

مضامین نظمیں و رپورٹیں بھجوانے والے حضرات سے گذارش ہے کہ وہ نگارشات کو بھجواتے وقت درج ذیل امور مدنظر رکھیں۔

- ۔لکھائی خوشخط ہو،شکستہ لکھائی والے مضامین کمپوز کرتے وقت بہت سی غلطیاں پیدا کر دیتے ہیں۔
- اگر مضامین میں عربی عبارات ہوں تو ان کے اعراب ضرور لگائے جائیں۔
- آیات قرآنیہ،احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی کتب و خطبات نیز دیگر مصنفین کی کتب سے اقتباسات پوری احتیاط کے ساتھ نقل کئے جائیں نیز مکمل حوالے،صفحہ نمبر، کتاب کا نام، سن اشاعت،مصنف کا نام،ایڈیشن اور مطبع کا نام ضرور لکھیں۔اخبار کی صورت میں صفحہ نمبر اخبار کا شمارہ تاریخ ماہ اور سن نیز کہاں سے طبع ہوتا ہے ضرور لکھیں۔
- اکثر مضمون نگار غلط حوالے دے دیتے ہیں جو بسا اوقات یا تو ملتے ہی نہیں یا ادھورے ملتے ہیں اس سے ادارہ کا بہت قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ایسی صورت میں آپ کا مضمون شامل اشاعت نہ ہو سکے گا۔
- جو کتب و اخبارات عموماً میسر نہیں ہوتیں ان کے حوالہ کی صورت میں اصل ٹائٹل و حوالہ کی فوٹو کاپی مضمون کے ساتھ ضرور بھجوائیں۔
- جا قتباس اور حوالے درج کرتے ہوئے اصل ماخذ سے دو ر ضرور چیک کرلیں۔
- جملہ رپورٹیں جامع و مختصر ہوں غیر ضروری لمبی تفصیل سے احتراز کریں۔
- مضامین،خبریں و رپورٹیں صحیح معلومات اور کوائف پر مشتمل ہونی چاہئیں۔اگر کوئی امر حقیقت کے برعکس ہو تو اس کی تمام تر ذمہ داری مضمون نگار پر ہوگی۔
- جو دوست بیرون ممالک سے اپنی نگارشات (نظم و نثر) بھجواتے ہیں ان سے عرض ہے کہ آئندہ اپنی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کے توسط سے بھجوایا کریں۔بصورت دیگر ایسی نگارشات قابل اشاعت نہ ہوں گی۔
- اپنے مضامین یا نظموں کی نقول اپنے پاس رکھ کر ادارہ کو بھجوایا کریں نا قابل اشاعت مسودات واپس بھجوانے کا ادارہ ذمہ دار نہیں ہوگا۔

امید ہے بدر میں شائع کرنے کیلئے اپنی نگارشات بھجوانے والے حضرات ان امور کی پابندی کرتے ہوئے ادارہ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔ (ادارہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 18 April 2013 Issue No. 16

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air:45 Pounds or 70 U.S. $
: 50 Euro
: 70 Canadian Dollar

یہ عزم کریں ہر سطح پر، چاہے وہ خادم ہیں یا انصار ہیں یا لجنہ کے ممبر ہیں کہ میں نے اسلام کی سربلندی کی خاطر ہر قسم کے تفرقے کو ختم کرنا ہے اور ہر قسم کی رنجشوں اور فتنوں کو جڑ سے اکھیڑنا ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5 اپریل 2013 بیت الرحمان ویلنشیا سپین

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ ال عمران کی آیت ۱۰۴ اور سورۃ النحل آیت ۱۲۶ کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ جمعہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دوسری مسجد کا سپین کا افتتاح ہوا۔اور میں نے اس کے حوالے سے کچھ باتیں آپ سے کہی تھیں۔اسی حوالے سے بعض امور کی طرف میں،اب مزید توجہ دلانا چاہتا ہوں۔جیسا کہ ہم دنیا میں ہر جگہ دیکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہیے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا لیکن شرط یہ ہے کہ قیامِ مسجد میں نیت اخلاص ہو۔محض للہ اُسے کیا جاوے۔نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو،تب خدا برکت دے گا۔

یہ اقتباس میں پہلے بھی کئی دفعہ پیش کر چکا ہوں لیکن اس میں بیان کردہ باتیں اتنی اہم ہیں کہ ہر احمدی کو بار بار اُنہیں سامنے رکھنا چاہئے۔پہلی بات یہ کہ یہ خانۂ خدا ہے،خانۂ خدا کے لیے جو باتیں ہمیں پیشِ نظر رکھنی چاہئیں اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔اگر یہ یقین ہے کہ خدا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی اس یقین پر قائم ہے کہ خدا ہے تو پھر اُس کے گھر کے احترام،عزت اور اُسے آباد کرنے کی طرف بھی توجہ دینی ہوگی۔اور جب خدا تعالیٰ کی خاطر اُس کے گھر کو آباد کرنے کی طرف توجہ ہوگی تو پھر عبادت کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہوگی۔آپس میں پیار و محبت سے رہنے کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی۔اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مسجد کے حوالے سے ہی فرماتے ہیں کہ

جماعت کے لوگوں کو چاہئے کہ سب مل کر اس مسجد میں نماز با جماعت ادا کیا کریں۔جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے اور یہ وقت ہے کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے اور ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔

پس پہلی بات جو خانۂ خدا کے حوالے سے یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ خانۂ خدا ہے اور اس میں ہر احمدی نے جو اس علاقے میں رہتا ہے، باجماعت نمازوں کی طرف توجہ کر کے اس کا حق ادا کرنا ہے اور باجماعت عبادت کا حق پھر اس طرف توجہ دلانے والا ہو کہ ہم نے محبت اور پیار اور اتفاق سے رہنا ہے۔اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہئے۔یہ بات آج سے تقریباً ایک سو آٹھ سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی۔اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ کی تربیت جس طرح ساتھ ساتھ ہو رہی تھی،اور اُن کا معیار اور تقویٰ جس معیار پر تھا،وہ آج سے انتہائی بلند تھا۔خدا کا خوف اُن میں زیادہ تھا۔نمازوں کی توجہ اُن میں بہت بڑھ کر تھی۔بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ماننے والے وہ لوگ تھے جن کا خدا تعالیٰ سے ایک خاص تعلق تھا۔لیکن نبی کا کام ہے کہ تقویٰ کی تمام باریکیوں کو اپنے ماننے والوں کے سامنے رکھ کر اُن کو اعلیٰ معیار کی طرف رہنمائی کرے۔اس لیے آپ نے ہر امکان کو کھول کر اپنے ماننے والوں کے سامنے رکھ کر نصیحت فرمائی کہ اس طرف بہت زیادہ ضرورت ہے توجہ کی۔آپ علیہ السلام کو فکر تھی کہ یہ ابتدائی دور ہے۔اگر اس میں معیارِ تقویٰ بلند نہ ہوا تو آئندہ آنے والوں کے سامنے ایسے نمونے نہیں ہوں گے جن سے وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

میں نے جو صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے واقعات کا سلسلہ شروع کیا تھا،اس میں بہت زیادہ تشنگی رہ گئی ہے کیونکہ تمام صحابہ کے واقعات بھی ہمارے سامنے نہیں آئے اور جو آئے وہ بھی بہت کم اور مختصر تھے۔لیکن وہی جو سامنے آئے،ایسے معیار کے ہیں جو صحابہ کے لیے دعاؤں کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور جو اُن صحابہ کی نسل میں سے ہیں۔یہاں سپین میں بھی رہنے والے بھی بعض شاید ہوں، اُن کو خاص طور پر اپنے بزرگوں کے لیے دعاؤں اور اُن کے نمونوں پر چلنے کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔اور اس ملک میں تو ابھی بے انتہا کام کرنا ہے۔اُس کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنا ہے، یہاں رہنے والوں کو دوبارہ دینِ اسلام کی خوبیاں بتا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے۔اور اس کے لئے سب سے اہم چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا، اُس سے مدد مانگنا اور ایک اکائی بن کر تبلیغ کا کام کرنا ہے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا وقت ہی اتحاد اور اتفاق کو ترقی دینے کا وقت نہیں تھا بلکہ آج بھی جبکہ ہم بہت بڑا دعویٰ لے کر کھڑے ہوئے ہیں کہ اس ملک کو اسلام کے جھنڈے تلے لائیں گے،سب سے پہلے اپنے اندر اتفاق و اتحاد کو ترقی دینے اور اُس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔اگر تمام عہدے داروں اور ہر فردِ جماعت نے اکائی بننے میں اپنا کردار ادا نہ کیا تو مسجد اور خانۂ خدا کا حق ادا کرنے والے نہیں بن سکتے۔میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ مسجد کی خوبصورتی اُس وقت کام آسکتی ہے جب اس کے اندر آنے والوں کی روح کی خوبصورتی نظر آئے۔جب ہر احمدی کے قول و فعل میں عبادت کے ساتھ محبت اور ایک دوسرے کے لئے ، پیار کے جذبات نظر آئیں۔اس بات کو قرآنِ کریم نے بھی کھول کر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں نے آیت تلاوت کی شروع میں۔ترجمہ بھی آپ نے سن لیا ہے کہ آپس میں محبت اور پیار پیدا کرو۔یہ اللہ تعالیٰ کا انعام اور احسان ہے کہ تمہیں اُس نے ایک کر دیا۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ قرآنِ کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم،حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور خلافتِ احمدیہ یہ سب حبل اللہ ہیں،اللہ تعالیٰ کی رسی ہیں۔اُن میں سے ایک کڑی بھی اگر ایک احمدی نظر انداز کرے گا تو وہ اُن لوگوں میں سے شمار ہوگا جو دوبارہ آگ کے گڑھے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ حبل اللہ کو پکڑنا اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد رکھنا اور اُس کا شکر گزار ہونا تب حقیقت کا روپ دھارے گا،تب یہ قول سے نکل کر عمل کی شکل اختیار کرے گا، جب آپس کی محبت ہو گی، جب ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے والے بھائیوں جیسا سلوک ہوگا۔تب ہی ایک احمدی حقیقت میں ہدایت یافتہ اور آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچایا جانے والا کہلائے گا۔جب ہر قسم کے تفرقہ سے اپنے آپ کو پاک رکھے گا۔تبھی ایک احمدی حقیقی احمدی کہلائے گا۔ جب ہر قسم کی ذاتی اَناؤں سے ہر احمدی اپنے آپ کو بچائے گا، جب خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ایک دوسرے سے محبت ہوگی،تب ہی ایک حقیقی احمدی حقیقی احمدی بنتا ہے۔پس خوش قسمت ہیں وہ جو اس نہج پر اپنی سوچوں کو ڈالیں، اپنے قول کو اس طرح ڈھالیں، اپنے عمل کو اس کے مطابق ڈھالیں۔اور جب یہ معیار ہم حاصل کر لیں گے تو پھر ہی دوسروں کو بھی ہم دعوت دے سکتے ہیں اور پکار پکار کر اعلان کر سکتے ہیں کہ ع آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے

سیدنا حضور انور نے احباب جماعت کو اور مربیان کو خصوصی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

مربیان کو خلیفہ وقت نے تربیت کے لیے اور تبلیغ کے لیے اپنا نمائندہ بنا کر یہاں بھی اور دنیا میں بھی بھیجا ہے۔آپ وہ واعظ ہیں جو نصیحت کرتے ہیں، جو یہ بات دنیا کو بتا رہے ہیں کہ اگر نجات چاہتے ہو تو حبل اللہ کو پکڑ لو۔اگر دنیا و آخرت سنوارنا چاہتے ہو تو محبت، پیار اور بھائی چارے کو فروغ دو۔اگر خود مربیان اور مبلغین اعلیٰ معیار قائم نہیں کریں گے تو دنیا کو کس طرح نصیحت کریں گے۔مربیان کا کام جماعت کی تربیت بھی ہے اور تبلیغ بھی۔

پس دونوں کاموں کے لیے بلند حوصلہ ہونا اور بلند حوصلہ دکھانا بہت ضروری ہے۔صبر کے اعلیٰ معیار قائم کرنے بہت ضروری ہیں۔اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنا اور کروانا بہت ضروری ہے۔اپنے قول و فعل میں مطابقت رکھنا بہت ضروری ہے۔

پھر دوسرے نمبر پر اس آیت کے تحت وہ گروہ بھی آتا ہے جو جماعتی عہدیدار ہیں جنہوں نے آپ کو پیش کیا، اپنے آپ کو، جماعت کی خدمت کے لیے۔ جماعتی عہدیداروں کے سپرد بھی ایک امانت ہے اور امانت کا حق ادا نہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آسکتے ہیں۔یہ قرآن شریف میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم پوچھے جاؤ گے اور امانت کا حق تبھی ادا ہوگا۔یا ہوسکتا ہے جب اپنے قول و فعل میں مطابق پیدا کی جائے۔عہدے صرف عہدے لینے کے لئے نہ ہوں بلکہ خدمت کے جذبے اور اخلاص و وفا کے نمونے قائم کرنے اور کروانے کے لیے ہوں۔سید

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان